اختیاراتِ مصطفیٰ ﷺ کی چند جھلکیاں قرآن وحدیث کی روشنی میں

تحریر

حافظ محمد ضیاء الزمان

جامعہ شیخ السلام

0300-6661755

نحمدہ ونصلّی ونسلّم علی رسولہ الکریم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جزاول

کھانے میں برکت

1- حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ غزوہ احزاب میں ہم خندق کھود رہے تھے کہ سخت پتھر نکل آیا جو کسی طرح نہ ٹوٹا صحابہ کرام حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ایک سخت پتھر خندق کے اندر نکل آیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا میں خندق میں اتر کر دیکھونگا۔ یہ فرما کہ آپ کھڑے ہو گئے اور حالت یہ تھی کہ شدت بھوک سے آپؐ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا اور تین دن سے ہماری حالت یہ تھی کہ تین دن سے کچھ کھایا نہ تھا۔ حضورﷺ نے کدال ہاتھ لیا اور پتھر پر مارا وہ سخت پتھر ریت کی مانند ہو گیا۔ جابرؓ کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں وہاں سے اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا اور اپنی بیوی کے پاس جا کر کہا کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے میں نے حضورﷺ کو بہت بھوکا پایا ہے۔ اس نے ایک تھیلا نکالا جس میں ایک صاع جو تھے (یعنی ساڑھے تین کے قریب) اور ہمارے پاس ایک گھر کا پلا ہوا بھیڑ کا بچہ تھا۔ میں نے اس بچہ کو ذبح کیا اور میری بیوی نے آٹا پیسا پھر میں نے ہانڈی میں گوشت ڈال کر اس کو چولہے پر چڑھا دیا اور حضورﷺ کی خدمت حاضر ہو کر آہستہ سے عرض کیا یا رسولﷺ ہم نے بھیڑ کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیسے ہیں۔ آپؐ اپنے چند غلاموں کے ساتھ

تشریف لے چلئے۔ رسول اللہ نے یہ سن کر بلند آواز سے صحابہ کو فرمایا۔ خندق والو چلو جابرؓ نے کھانا کھلانے کیلئے تیار کیا ہے اس کے بعد آپؐ نے فرمایا تم اپنی ہانڈی چولہے سے نہ اتارنا اور آٹا نہ پکانا جب تک کہ میں نہ آ جاؤں۔ چنانچہ آپؐ تشریف لے آئے اور میں نے گندھا ہوا آٹا آپؐ کے روبرو لے آیا۔ آپؐ نے آٹے میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر ہانڈی کی طرف بڑھے اور اس میں بھی دہن مبارک کا لعاب ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ روٹی پکانے والی کو بلاؤ کہ وہ تیرے ساتھ روٹی پکائے۔ فرمایا سالن ہانڈی میں سے نکالتے جاؤ اور ہانڈی چولہے پر ہی رہنے دو۔ جابرؓ کا بیان ہے کہ خندق والے ایک ہزار تھے واللہ سب نے کھانا کھایا اور واپس چلے گئے اور ہماری ہانڈی بدستور بھری ہوئی تھی اور آٹا بھی پہلے جتنا تھا۔ (مشکوٰۃ شریف جلد سوم **183** ناشران محمد سعید اینڈ سنز کراچی بحوالہ صحیحین)

2- حضرت ابوطلحہؓ کی دعوت طعام حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ابوطلحہؓ نے ام سلیم سے کہا کہ میں نے آج رسولؐ کی آواز کو کمزور پایا ہے میرے خیال میں آپ بھوکے ہیں کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے۔ بیوی نے کہا ہاں ہے۔ یہ کہہ کر ام سلیم نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنی اوڑھنی لی اور اس میں ان روٹیوں کو لپیٹا اور میرے ہاتھ تھما دیا رسول اللہ ﷺ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے اور چند لوگ آپؐ کے پاس بیٹھے تھے۔ میں نے سلام کیا۔ آپؐ نے مجھے پوچھا کیا تجھ کو ابوطلحہؓ نے بھیجا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ پھر پوچھا کوئی کھانا لے کر آئے ہو میں نے عرض کیا ہاں۔ آپؐ نے ان لوگوں سے جو وہاں موجود تھے فرمایا کھڑے ہو جاؤ۔ یہ فرما کر رسول اللہ ﷺ معہ تمام لوگوں کے ابوطلحہؓ کے گھر چلے میں بھی آپ کے آگے چلا اور ابوطلحہؓ کے پاس پہنچ کر آپ

کی تشریف آوری کی خبر دی۔ ابوطلحہؓ نے ام سلیم سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں اور ان کے ساتھ صحابہ کبار بھی ہیں۔ ہمارے پاس تو اتنا سامان نہیں کہ ہم سب کو کھانا کھلا سکیں۔ ام سلیم نے کہا کہ اللہ اور اسکے رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ ابوطلحہؓ استقبال کیلئے گھر سے باہر نکلے اور آپؐ سے ملاقات کی اور اندر لے آئے اور فرمایا ام سلیم جو کچھ تمہارے پاس ہے لاؤ۔ ام سلیم وہ روٹیاں جو ان کے پاس تھیں لے آئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ان روٹیوں کے ٹکڑے کردو پھر آپؐ نے ان ٹکڑوں پر کپے میں سے گھی نچوڑا جو سالن بن گیا۔ پھر آپؐ نے دعا فرمائی اور فرمایا کہ دس دس آدمیوں کو بلاؤ چنانچہ دس آدمیوں کو بلا کر کھانے کی اجازت دی گئی اور انہوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا جب وہ اٹھ گئے تو دس اور کو بلایا گیا اس کے بعد پھر دس دس کو بلا کر کھانا کھلایا گیا یہاں تک کہ اسی طرح تمام لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھالیا یہ سب ستر یا اسی تھے۔ (بحوالہ صحیحین مشکوہ 196)

3- غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے روز بھوک نے ستایا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ لوگوں سے ان کا بچا ہوا توشہ منگوائیے پھر خدا سے اس توشہ پر برکت کی دعا فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ اس کے بعد آپؐ نے چمڑے کا دستر خوان منگوا کر بچھوایا۔ اور بچا ہوا کھانا منگوایا گیا۔ چنانچہ لوگوں نے چیزیں لانی شروع کر دیں کوئی مٹھی بھر کھجور لایا کوئی مٹھی بھر لوبیا' یہاں تک کہ دستر خوان پر تھوڑی سی چیزیں جمع ہو گئیں۔ آپؐ نے دعا کی اور فرمایا جتنا تمہارا جی چاہے کھاؤ۔ اس میں سے اپنے برتن میں بھی بھر لو۔ چنانچہ لوگوں نے اپنے برتن بھی بھر لیے یہاں تک کہ لشکر میں جو برتن بھی موجود تھا اس کو بھر لیا گیا۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ

لوگوں نے خوب پیٹ بھر کر کھایا اور کھانا باقی بچ رہا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود لائق عبادت نہیں ہے اور یہ کہا کہ میں اللہ کا رسول ہوں جو شخص ان دونوں باتوں کے ساتھ خدا سے جا ملے اور اس میں شک نہ کرتا ہو وہ جنت سے نہ روکا جائیگا۔ (بحوالہ مسلم شریف از مشکوہ شریف 199)

4- حلوے میں برکت اسی کتاب مشکوہ شریف میں درج ہے۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا حضرت زینبؓ کے ساتھ نکاح ہوا ہی تھا کہ میری ماں ام سلیم نے کھجور گھی اور پنیر کا مالیدہ بنایا اور پیالے میں بھر کر مجھ کو دیا اور کہا۔ انسؓ اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤ اور کہنا کہ میری ماں نے یہ حقیر سا ہدیہ آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ چنانچہ میں گیا اور جو کچھ میری ماں نے کہا تھا عرض کیا۔ آپ نے فرمایا اس کو رکھ دو اور فلاں فلاں شخص کو بلا لاؤ اور رستے میں جو شخص ملے بلا لو چنانچہ میں سب کو بلا لایا جن سے سارا گھر بھر گیا جو تین سو کے قریب تھے پھر میں نے دیکھا کہ آپ نے اس حلوے پر ہاتھ رکھا اور دعا کی جو خدا نے چاہی۔ پھر دس دس آدمیوں کو اس میں سے کھانا کھلانا شروع کیا اور کھانے والوں سے آپ نے فرمایا خدا کا نام لے کر شروع کرو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ جب سب کھا چکے تو دوسری جماعت کو بلایا۔ یہاں تک کہ اسی طرح تمام لوگوں نے کھالیا۔ اس کے بعد آپؐ نے مجھے فرمایا پیالہ کو اٹھا لو۔ میں نے پیالہ کو اٹھالیا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ جس وقت میں نے پیالہ کو رکھا تھا اس وقت اس میں مالیدہ زیادہ تھا یا اس وقت جب کہ اس کو اٹھایا۔ (صحیحین)

5- حضرت جابرؓ سے روائیت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

آیا اور کھانا طلب کیا۔ آپؐ نے اسے آدھا وسق جو دیئے اور فرمایا انہیں کھاتے رہو اور ناپو نہیں ۔ چنا چہ وہ اور اس کی بیوی اور اس کے مہمان کچھ عرصہ کھاتے رہے ۔ یہاں تک کہ ایک روز اس شخص نے ان کو ناپہ جو بہت جلد ختم ہو گئے ۔ وہ شخص نبی کریمؐ کی خدمت میں آیا اور صورت حال بیان کی ۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تو اس کو نہ ناپتا تو تم لوگ ہمیشہ اس میں سے کھاتے رہتے اور وہ جوں کے توں رہتے (مشکوٰۃ شریف صفحہ **211** بحوالہ مسلم شریف)۔

6- حضرت ابو ایوبؓ انصاری کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے سید عالم ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کیلئے اتنا کھانا پکایا جتنا ان دونوں کیلئے کافی ہو۔ پھر حضور ﷺ نے ابو ایوب انصاریؓ سے فرمایا۔ اشراف انصار میں سے تیس آدمیوں کو بلا لاؤ تو وہ بلا کر لائے انہیں کھلایا گیا مگر کھانا پھر بھی باقی رہا۔ پھر ساٹھ آدمیوں کو بلایا گیا انہیں بھی کھلایا گیا لیکن کھانا پھر بھی باقی رہا۔ پھر ستر آدمیوں (انصار) کو طلب فرمایا انہوں نے بھی آ کر کھانا کھایا اور کھانا باقی رہا۔ ان سب لوگوں میں کوئی ایسا نہ تھا جو اسلام لا کر بیعت کر کے نہ نکلا۔ حضرت ابو ایوبؓ فرماتے ہیں میرے اس کھانے کو **180** آدمیوں نے کھایا۔ یہ تھی آپ کی دعا کی برکت (مدارج النبوت صفحہ **338** جلد اول)

7- حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اہل صفہ کو بلا لاؤں چنانچہ میں انہیں تلاش کر کے لے آیا۔ حضور ﷺ کے سامنے ایک پیالہ کھانے کا رکھا ہوا تھا جس پر آپؐ نے دعا فرمائی اس میں سے ہم سب نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ جب ہم کھانے سے فارغ ہو گئے تو پیالہ ویسے ہی بھرا ہوا تھا جیسا کہ پہلے رکھا تھا بجز اس کہ اس میں انگلیوں کے نشان تھے۔ (کتاب مذکورہ بالا **339**)

8- حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضورﷺ نے حضرت عبدالمطلب کی اولاد کو جمع کیا یہ چالیس افراد تھے اوران میں کچھ ایسے بھی تھے جو سالم ایک ایک بکرا چٹ کر جاتے تھے اوراس کا شوربا تک پی جاتے تھے مگر آپؐ نے ان کیلئے صرف ایک برتن کھانے کا تیار کیا جس پر آپؐ نے دعا فرمائی تو ان سب نے خوب سیر ہو کر کھایا اور کھانا اتنا ہی باقی رہا جتنا تھا پھر ایک پیالہ پانی کا طلب فرمایا۔ان سب نے پیا اور سیراب ہو گئے لیکن پیالہ میں پانی جوں کا توں رہا۔اسے الشفا نے بھی بیان کیا ہے۔(مدارج النبوۃ 339 مدینہ پبلشنگ کمپنی جناح روڈ کراچی)

9- حضرت سمرہ بن جندبؓ کی حدیث میں ہے کہ ہم رسول اللہﷺ کے ساتھ تھے۔خدا کی قسم ہم نے یکے بعد دیگرے صبح سے شام تک لوگوں کو کھانا کھلایا۔دس آدمی کھڑے ہوتے اور دس آدمی بیٹھتے اور کھاتے رہے۔کسی نے ان سے پوچھا یہ برکت کہاں سے آئی تھی۔انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا وہاں سے آئی ہے۔(اسے دارمی۔ابن ابی شیبہ۔ترمذی حاکم۔بیہقی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے کتاب مذکورہ بالا)

10- حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیقؓ کی حدیث میں آیا ہے کہ ہم رسول اللہﷺ کے ساتھ ایک سو تیس افراد تھے تقریباً ساڑھے چار سیر آٹا گوندھا گیا اور ایک بکری کا سالن تیار کیا گیا۔ پھر بکری کا جگر گردہ اور دل بھونا گیا۔ واللہ ہم ایک سو تیس شخصوں میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جسے آپؐ نے اس کا ٹکڑا نہ عنایت فرمایا ہو۔ اس کے بعد اس بکری کے سالن کو دو بڑے برتنوں میں رکھا گیا جس پر آپؐ نے دعا برکت فرمائی اور سب نے خوب سیر ہو کر کھایا اور دونوں برتنوں میں جو باقی بچا اسے

اپنے برتنوں میں بھر کر اونٹ پر لاد لیا۔ (کتاب مذکورہ بالا، مدارج النبوت 339)

11- امام بیہقی حاکم سے روایت کرتے ہیں بحوالہ ابو ہریرہؓ کہ قبیلہ اوس کی ایک خاتون تھی جسے ام شریک کہا جاتا تھا وہ رمضان المبارک میں مسلمان ہوئی وہ پہلے ایک یہودی کی زوجہ تھی۔ اسے جب معلوم ہوا کہ اس نے اسلام قبول کرلیا ہے تو اس نے اسے پانی دینے سے انکار کر دیا۔ جب اسے شدید پیاس نے تنگ کیا تو یہودی نے کہا کہ جب تک یہودی نہیں ہوگی اس وقت تک پانی کا ایک گھونٹ نہیں دونگا اس خاتون نے اس کی فرمائش کو مسترد کر دیا۔ رات کو سوئی تو اس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص اسے پانی پلا رہا ہے۔ جب بیدار ہوئی تو اسے تشنگی کا احساس تک نہ تھا۔ اسے یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ سیراب ہو چکی ہے۔ وہ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئی اور اپنی داستان عرض کی۔ حضور ﷺ نے اسے اپنے شرف زوجیت میں لینے کا ارادہ ظاہر کیا۔ لیکن اس نے سمجھا کہ میں شہنشاہ کونین کی زوجیت کے قابل نہیں ہوں تو اس نے عرض کیا۔ جس غلام کے ساتھ حضورؐ کی مرضی ہو میری شادی فرما دیجئے چنانچہ آپؐ نے حضرت زیدؓ کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا۔ اور تیس صاع جو اسے دینے کا حکم دیا۔ فرمایا اس میں سے نکال نکال کر کھاتی رہو لیکن اس کو ناپنا نہیں۔ اس کے پاس ایک گھی کی کپی تھی اس نے اپنی کنیز سے کہا اسے لے جائے اور حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر کے اس کپی کو خالی کر دیا گیا اور آپ نے اس لونڈی سے کہا کہ جب اسے واپس اپنی مالکہ کو پہنچائے تو کہنا اس کو کسی کھونٹی کے ساتھ لٹکا دے اور اس کا منہ بند نہ کرے۔ ام شریک جب گھر آئیں اس نے دیکھا کہ کپی گھی سے بھری ہے۔ اس نے اپنی خادمہ سے پوچھا کہا میں نے نہیں کیا تھا کہ اس

کپی کو لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کرو؟ اس نے کہا میں نے حکم کی تعمیل کی تھی۔ چنانچہ آپ کو بتایا گیا کہ جو خالی کپی حضور ﷺ نے واپس کی تھی اس کی مالکہ نے اسے دیکھا کہ وہ بھری ہوئی تھی۔ حضور ﷺ نے حکم دیا تھا کہ اس کپی کا منہ بند نہ کرنا وہ یونہی بھری رہی یہاں تک کہ ام شریک نے ایک روز اس کا منہ بند کر دیا پھر جو غلہ حضور ﷺ نے اسے دیا تھا اس نے اسے تول لیا۔ اتنا عرصہ تک وہ اس سے کھاتی رہی لیکن تیس صاع میں ذرا کمی نہ آئی۔ (امام بیہقی بحوالہ حاکم)

12-ابی العلا سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک بڑے پیالہ میں صبح سے شام تک نوبت بہ نوبت یعنی دس دس آدمی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھاتے تھے۔ یعنی دس دس کھا کر اٹھ جاتے اور دس کھانے بیٹھ جاتے۔ سمرہؓ سے پوچھا پیالہ کس چیز سے مدد کیا جاتا تھا (یعنی پیالہ میں کھانے کی زیادتی کیونکر ہوئی تھی)۔ فرمایا کہ کس چیز سے تعجب کرتے ہو اس میں آسمانی برکت شامل ہو جاتی تھی اور کھانا بڑھ جاتا تھا۔ (مشکوہ شریف **206** بحوالہ ترمذی۔ دارمی)

13- حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ تین سو پندرہ آدمیوں کو لیکر نکلے اور یہ دعا کی ''اے اللہ یہ لوگ یعنی مجاہدین ننگے پاؤں ہیں ان کی سواری دے۔ اے اللہ! یہ برہنہ جسم ہیں ان کو کپڑا عطا فرما۔ اے اللہ! یہ بھوکے ہیں ان کو پیٹ بھر کر کھانا عطا فرما۔'' چنانچہ اللہ تعالی نے مسلمانوں کو فتح بخشی اور وہ اس حال میں واپس ہوئے کہ ان میں سے کوئی شخص ایسا نہ تھا جس کے پاس ایک دو اونٹ نہ ہوں اور کپڑے بھی پہنے اور پیٹ بھر کر کھایا۔ (مشکوہ شریف **206**)

14- حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اس وقت

صحابہ کبار سخت تنگی کی حالت میں تھے) تمہاری مدد کی جائیگی اللہ تعالی کی طرف سے اور تم مال غنیمت پاؤ گے اور تمہارے لیے بہت شہر فتح کیے جائے گے پس جو شخص تم میں سے ان چیزوں کو پائے اس کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو نیکی کی ہدایت کرے اور وہ برائی سے روکے۔ (مشکوہ 206)

15-ابن سعد طبقات میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت جعفر صادقؓ نے اپنے والد ماجد امام محمد باقر سے انہوں نے اپنے والد ماجد علی زین العابدین سے روایت کیا۔ ایک روز سیدہ النساء فاطمہ الزہراؓ نے اپنے صبح کے کھانے کیلئے ہانڈی پکائی پھر حضرت علی مرتضیٰؓ کو حضورﷺ کی خدمت میں بھیجا تا کہ یہ عرض کریں کہ آج صبح کا کھانا ہمارے ہاں تناول فرمائیں حضورﷺ تشریف لائے اور اپنی نور نظر کو حکم دیا کہ تمام امہات المومنین کیلئے ایک ایک بڑا پیالہ سالن سے بھرا ہوا بھیجیں۔ چنانچہ سیدہ بتول نے تمام امہات المومنین کیلئے ایک ایک پیالہ سالن کا بھر دیا۔ پھر ایک پیالہ حضورﷺ کیلئے ایک علی مرتضیٰؓ اور اپنے لیے بھرا پھر ہانڈی کا ڈھکن اٹھا کر دیکھا تو وہ ہانڈی لبالب بھری تھی جیسے کسی نے اس میں سے ایک چمچ سالن نہ لیا ہو۔ (طبقات ابن سعد)

یہ سب کچھ آپﷺ کی دعا کا نتیجہ تھا۔ آپؐ جونہی اللہ عز وجل کی بارگاہ میں التجا کرتے فوراً قبولیت آپؐ کے ہونٹوں کو چوم لیتی۔ سیرت نگاروں نے آپؐ کی دعا کو معجزات میں شامل کیا ہے۔ بلکہ قرآن مجید کو بھی اعجاز حاصل ہے کہ آج تک اس جیسی ایک سورہ بھی منکرین نہ بنا سکے۔ دیگر آپﷺ کے امیؐ ہونے کو بھی آپؐ کا معجزہ ہی بیان کیا ہے کہ کسی عالم کے سامنے زانوئے تلمذ کیے بغیر علم ما کان وما یکون کا بیان کر دینا معجزہ نہیں تو اور کیا ہے؟

جزدوم

گھی میں برکت

1- حافظ ابویعلیٰ اپنی سند سے حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میری والدہ نے ایک بکری پال رکھی تھی اور اس کا جو گھی ہوتا تھا وہ ایک کپا میں جمع کرتی تھی یہاں تک کہ وہ کپا گھی سے بھر کر میری والدہ نے ربیعہ کو دے کر اسے حکم دیا کہ وہ یہ کپا لیکر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کرے تا کہ آپ ؐ اسے بطور سالن استعمال کریں۔ ربیعہ وہ کپا لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ گھی کا کپا ام سلیم نے آپ ؐ کی خدمت میں بھیجا ہے حضور ﷺ نے وہ کپا لے لیا اور اپنے اہل خانہ کو حکم دیا کہ اس کو خالی کر کے واپس دیں ربیعہ کہتے ہیں خالی کپا لے کر واپس چل دی۔ جب میں گھر آئی تو ام سلیم گھر پر نہیں تھیں میں نے وہ کپا ایک میخ کے ساتھ لٹکا دیا۔ کچھ دیر بعد ام سلیم جب واپس آئیں تو انہوں نے دیکھا کہ وہ کپی بھری ہوئی ہے اور گھی نیچے ٹپک رہا ہے۔ ام سلیم نے ربیعہ سے پوچھا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ اس کپی کو لے جاؤ اور حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر و اس نے کہا کہ میں حضور ﷺ کی خدمت وہ کپی پیش کر آئی تھی اور اگر آپ کو تسلیم نہ ہو تو میرے ساتھ چلیں اور حضور ﷺ سے پوچھ لیں حضرت انسؓ کہتے ہیں میری والدہ ربیعہ کے ساتھ چل پڑی اور حضور ﷺ سے پوچھا میں نے آپ کی طرف گھی کی ایک کپی بھیجی تھی تا کہ حضور ﷺ اسے بطور سالن استعمال کریں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ربیعہ نے وہ کپی مجھے پہنچا دی ہے۔ ام سلیم

نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس ذات پاک کی قسم جس نے حضور ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا وہ تو بھری ہوئی ہے۔ اور اس سے گھی کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔ رحمت دو عالم ﷺ نے فرمایا "اے ام سلم! تو اس بات سے تعجب کرتی ہے کہ جس طرح تو نے اللہ تعالی کے نبی کیلئے سالن کا انتظام کیا ہے اسی طرح اللہ تعالی نے تمہارے لیے اس کے بدلے میں اپنی جناب سے سالن کا انتظام فرما دیا ہے کہ تم اسے کھاؤ"

2- امام بیہقی نے اوس بن خالد سے روایت کیا ہے کہ ان کی والدہ ام اوس البہز یہ نے کہا میں نے گھی گرم کیا اور صاف کر کے ایک کپی میں ڈالا اور بطور ہدیہ بارگاہ نبوت ؐ میں ارسال کیا۔ حضور ﷺ نے اسے قبول فرمایا اور کپی سے باقی گھی نکال لیا اور تھوڑا سا رہنے دیا اور کچھ پڑھ کر دم کیا اور برکت کیلئے دعا کی۔ پھر حکم دیا کہ یہ کپی ام اوس کو واپس پہنچا دو۔ جب کپی اس کے پاس پہنچی تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ وہ پوری بھری ہوئی ہے۔ وہ کہتی ہیں مجھے یہ غلط فہمی ہوئی کہ میرے آقا نے اسے قبول نہیں کیا بلکہ مسترد کر دیا ہے۔ میں چیختی چلاتی حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچی اور عرض کیا' رسول اللہ ﷺ میں نے یہ گھی صاف کر کے حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجا تھا کہ حضور ﷺ اسے تناول فرمائیں۔ حضور ﷺ نے بتایا کہ میں نے تمہارا ہدیہ قبول کر لیا ہے اور جو تھوڑا سا گھی واپس کیا ہے اسے تم کھاؤ اور اس میں برکت کیلئے دعا کرو اللہ تعالی نے اس تھوڑے گھی میں اتنی برکت ڈالی کہ حضور ﷺ جتنا عرصہ اس دنیا میں تشریف فرما رہے وہ اسے استعمال کرتی رہی پھر عہد صدیقی۔ فاروقی اور عہد عثمان کے اختتام پر اسی گھی سے نکال نکال کر استعمال کرتی رہی۔ (بیہقی **749**)

3- حضرت جابرؓ کہتے کہ ام مالک رسول اللہ ﷺ کے اس ہدیہ کے طور پر کپی میں گھی

بھیجا کرتی تھیں۔ ان کے پاس ان کے بیٹے آتے اور سالن مانگتے۔ حالانکہ ان کے پاس سالن کی قسم میں سے کوئی چیز نہ ہوتی تھی۔ آخرام مالک اپنی کپی کی طرف متوجہ ہوئیں جس میں آپ کو گھی بھیجا کرتی تھیں اور اس میں گھی کو موجود پاتیں اور ہمیشہ ام مالک کے گھر کا سالن یہی گھی ہوتا پھر جب ام مالک نے اس گھی کو نچوڑ لیا تو اس کی برکت جاتی رہی۔ ام مالک آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تم نے اس گھی کو نچوڑا تھا۔ کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتیں تو اس میں ہمیشہ گھی رہتا۔ (مشکوہ شریف 196/3)

(نوٹ)
اس کتاب میں جہاں جہاں بھی درود شریف درج ہے پڑھتے وقت "وآلہٖ" کا اضافہ کرلیں اور یوں پڑھیں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ؐ

جز سوم

بکری دودھ سے بھر گئی اور دودھ میں برکت

امام احمد بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے بتایا کہ میں عقبہ بن ابی مغیط کا ریوڑ چرایا کرتا تھا۔ ایک روز میرے پاس سے رسول اللہ ﷺ اور صدیقؓ گزرے۔ مجھ سے پوچھا "اے جوان کچھ دودھ ہے؟" میں نے عرض کیا کہ دودھ تو ہے لیکن میں امین ہوں اور مالک کی اجازت کے بغیر نہیں دے سکتا۔" پھر حضور ﷺ نے پوچھا "کیا تمہارے پاس ایسی بکری ہے جس کے ساتھ کسی نر نے جفتی نہ کی ہو" چنانچہ میں ایسی ایک بکری لے آیا۔ حضور ﷺ نے اس کی کھیری پر دست مبارک پھرا۔ چشم زدن میں وہ دودھ سے بھر گئی۔ پھر اس کو دوہا گیا۔ حضور ﷺ نے خود پیا صدیق اکبرؓ کو پلایا پھر اس کی کھیری کو حکم دیا سکڑ جا چنانچہ کھیری سکڑ گئی۔ پھر میں نے کچھ دیر بعد حضور ﷺ کی بارگارہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ مجھے بھی وہ دعا سکھائیے"۔ سراپا لطف وکرم آقا نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور مجھے اس دعا سے نوازا یا **غلام برحمک الله انک علیم متعلم** اے جوان اللہ تعالیٰ تم پر رحمت فرمائے بیشک تو عالم اور معلم ہے اور میں نے حضور ﷺ سے ستر سورتیں یاد کیں۔ (ضیاء النبی **748**)

حضور علیہ السلام ام معبد کے ہاں

اثنائے سفر ہجرت میں ایک عجیب وغریب واقعہ پیش آیا کہ ام معبد عاتکہ

بنت خالد بن خلید خزاعی کے خیمہ میں جو کہ قدید میں تھا پڑاؤ کیا یہ یکم ربیع الاول ۱۴ھ نبوی کا دن تھا یہ ام معبد بوڑھی عورت بڑی عاقلہ اور ہوشیار تھی اور شاعرہ بھی وہ اپنے خیمہ کے دروازہ پر بیٹھ کر مسافروں کی مہمان نوازی اور خاطر داری کیا کرتی تھی اور انہیں کھانا اور پانی دیتی تھی۔ حضور ﷺ نے اس سے کھجوریں' دودھ اور گوشت کھانے کیلئے طلب فرمایا۔ ان میں سے کوئی چیز اس کے پاس موجود نہ تھی۔ اس نے کہا یہ سال ہمارے لیے سخت قحط سالی کا ہے اور بہت تنگ دستی میں ہیں۔ اگر کچھ بھی موجود ہوتا تو آپؐ کی ضرور مہمانی کرتی۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے خیمہ میں نظر ڈالی۔ اس خیمہ کے ایک گوشہ میں انتہائی لاغر دبلی پتلی بکری کھڑی تھی جو ناتوانی کی وجہ سے چراگاہ جانے سے رہ گئی تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا ''اے ام معبد یہ بکری کیسی ہے کہ گھر میں رہ گئی ہے اور چراگاہ میں نہیں گئی''۔ اس نے کہا ''اس کو لاغری اور ناتوانی سے ریوڑ سے جدا کر دیا ہے۔ اور وہ اپنی جگہ رہ گئی ہے'' حضور ﷺ نے فرمایا ''اس میں دودھ ہے'' اس نے کہا '' یہ بکری اتنی لاغر و کمزور ہو چکی ہے کہ اس سے دودھ کا گمان بھی نہیں کیا جا سکتا'' حضور ﷺ نے فرمایا '' کیا تم اجازت دیتی ہو کہ اس سے دودھ دوہ لوں'' اس نے کہا ''ضرور! میرے ماں باپ قربان ہوں اگر آپؐ کو اس میں دودھ نظر آتا ہے تو ضرور دوہ لو'' اس کے بعد حضور ﷺ نے بکری کے پاؤں کو دوسرے پاؤں کے ملایا اور اپنے دست مبارک کو اس کے تھنوں پر پھیرا اور بسم اللہ کہہ کر فرمایا ''**اللھم بارک لھا فی شالھا** اے میرے اللہ ام معبد کی اس بکری میں برکت دے۔'' تو اس کے تھن دودھ سے بھر آئے اور اس کے دونوں پاؤں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ ام معبد سے دودھ کیلئے ایک اور برتن طلب فرمایا جب وہ دودھ سے بھر گیا تو تمام خیمہ والوں کو

خوب پلایا۔ جب سب سیر ہو چکے تو اس کے بعد اپنے ہمراہیوں کو بلایا اور آخر میں خود نقاش فرمایا۔ پھر دوبارہ دوہنا شروع کیا تو خیمہ کے تمام برتن بھر دیتے۔ اس کے بعد بکری کو اس کے پاس چھوڑ دیا جو اٹھارہ سال زندہ رہی۔ اور اس بکری سے صبح شام دودھ دوہتے رہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ کی خلافت کے زمانہ میں شدید قحط پڑا تھا اور بہت سی مخلوق ہلاک ہوگئی تھی وہ بکری بھی۔

اس کے بعد ام معبد کا شوہر جس کا نام اکتم بن الحون تھا آیا جو کہ اپنی بکریوں کو چرا کر لایا تھا اور وہ بکریاں لاغر و ناتوائی میں اپنی کمریں زمین سے پیوست کر رہی تھیں۔ اس نے تمام برتنوں میں دودھ بھرا دیکھا تو کہنے لگا ''اے ام معبد اتنا دودھ کہاں سے آیا۔ گھر میں تو کوئی دودھ والی بکری بھی نہ تھی اور جو دودھ والی بکریاں تھیں تو وہ دور چراگاہ میں تھیں۔'' ام معبد نے کہا ''نہیں خدا کی قسم یہ بات نہیں بلکہ ہمارے پاس ایک ایسا بابرکت شخص آیا تھا جس کی صفت ایسی ایسی تھی وہ نہایت خوش رو اور خوش اخلاق تھا۔ اس کے بعد اس نے حضورﷺ کے وہ اخلاق وصفات اور شمائل بیان کیے جو نیچے درج کیے جاتے ہیں وہ عورت زبان فصیح اور بیان ملیح رکھتی تھی۔ اس پر ابو سعیدؓ نے کہا خدا کی قسم یہ شخص وہی ہوگا قریش جس کی جستجو وتلاش میں سرگرداں ہیں۔ ان کا نام وشہرہ تو سارے جہاں میں پھیلا ہوا ہے اگر میں اس وقت موجود ہوتا تو میں ان خدمت کی سعادت حاصل کرتا اور ہمیشہ میں انہیں کی خدمت میں رہتا اور میں امید رکھتا ہوں کہ میں ان کے ساتھ مل جاؤں گا اور ان کے زمرہ میں شامل ہو جاؤنگا۔

منقول ہے کہ اس کے بعد اس نے ہجرت کی اور ام معبد اور اس کے شوہر نے اسلام قبول کر لیا اور اپنے گھر میں حضورﷺ کے نزول اجلال کی تاریخ یاد رکھی۔ (مدارج النبوت حصہ اول 103 مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی)

4- حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ میں نبی کریمﷺ کے ساتھ مکہ میں تھا۔ جب ہم آپؐ کے ساتھ گرد ونواح میں جاتے تو جو پہاڑ، پتھر اور درخت سامنے آتا وہ یہ کہتا السلام علیک یارسول اللہ (ترمذی و دارمی مشکوٰۃ ص203)

5- حضرت یعلیٰ بن مرہ ثقفیؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں آپؐ کے ہمراہ تھے ایک منزل پر ہم نے قیام کیا اور نبی کریمؐ سو رہے تھے پس ایک درخت زمین کو پھاڑتا ہوا آیا اور آپؐ پر سایہ کرلیا اور اس کے بعد پھر وہ اپنی جگہ پر چلا گیا۔ رسول اللہ جب بیدار ہوئے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا یہ ایک درخت ہے جس نے اپنے رب سے اس کی اجازت چاہی تھی کہ وہ اللہ کے رسول کو سلام کرے۔ اللہ عزوجل نے اسے اجازت دے دی اور وہ سلام کرنے آیا تھا۔ (مشکوٰۃ ص 204)

6- حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہﷺ غمگین بیٹھے ہوئے تھے اور خون میں لتھڑے ہوئے تھے کیونکہ مکہ والوں نے آپؐ کو اذیت پہچائی تھی کہ اس حال میں جبرائیلؑ آئے اور عرض کیا یارسول اللہﷺ! کیا آپؐ پسند کرتے ہیں کہ میں آپؐ کو ایک معجزہ دکھاؤں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ جبرائیلؑ نے اس درخت کی طرف دیکھا جو آپؐ کے پیچھے تھا۔ اور پھر جبرائیلؑ نے فرمایا اسے بلاؤ۔ چنانچہ آپؐ نے بلایا تو وہ درخت آیا اور آپؐ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ پھر جبرائیلؑ نے کہا اب اس کو حکم دیجئے کہ واپس چلا جائے۔ چنانچہ آپؐ نے حکم دیا اور وہ واپس چلا گیا۔ رسول اللہﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا اللہ مجھ کو کافی ہے اللہ مجھ کو کافی ہے۔ (مشکوٰۃ ص 204)

7- حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور آپؐ کے پاس پہنچ گیا آپؐ نے اس سے فرمایا کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اللہ کے رسول اور بندے ہیں۔ دیہاتی نے کہا اور کوئی اس کی شہادت دیتا ہے جو تم نے کہا۔ آپؐ نے فرمایا یہ کیکر کا درخت گواہی دے گا۔ یہ کہہ کر آپؐ نے اس درخت کو بلایا آپؐ وادی کے دوسرے کنارے تھے وہ درخت زمین کو پھاڑتا ہوا آپؐ کے پاس آ گیا اور آپؐ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ حضورﷺ نے اس سے تین بار گواہی طلب کی تو اس درخت نے تین بار آپؐ کی رسالت کی گواہی دی اور کہا کہ حقیقت میں ایسا ہی ہے جیسا کہ حضورﷺ نے فرمایا اس کے بعد وہ درخت اپنی جگہ چلا گیا۔ (مشکوٰۃ شریف ص 205)

8- حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ دیہاتی نبی کریمﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھ کو اس بات کا کیونکہ یقین ہو کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں کھجور کے اس خوشہ کو بلاتا ہوں اور وہ میرے پاس آ کر اس بات کی گواہی دیگا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔'' چنانچہ آپؐ نے اس خوشہ کو بلایا اور وہ خوشہ کھجور سے اترا اور رسول اللہﷺ کے قریب زمین پر آ کر گرا۔ پھر آپ نے فرمایا واپس چلا جا چنانچہ وہ خوشہ واپس چلا گیا یہ دیکھ کر وہ اعرابی مسلمان ہو گیا۔ (مشکوٰۃ بحوالہ ترمذی ص 205)

9- حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہﷺ کے ہمراہ جا رہے تھے کہ ایک افتادہ وادی میں ہم ٹھہرے۔ آپؐ قضائے حاجت کیلئے پرے تشریف لے گئے لیکن وہاں پردہ کی کوئی جگہ آپ کو نہ ملی۔ اچانک آپ کی نظر میدان کے کنارے دو درختوں پر پڑی آپ ان میں سے ایک درخت کے پاس گئے اور اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر فرمایا خدا کے حکم سے میری فرمانبرداری کر۔ اس نے فوراً اطاعت کی اور نکیل پکڑے اونٹ کی مانند جو اپنے ہانکنے والے کی اطاعت کرتا ہے اپنی شاخوں کو جھکا لیا پھر آپ

دوسرے درخت کے پاس گئے اور اس کی ایک شاخ پکڑ کر فرمایا خدا کے حکم سے میری اطاعت کر۔ اس نے بھی اسی طرح اطاعت کی اور اپنی شاخوں کو زمین پر جھکا دیا۔ پھر آپ دونوں درختوں کے درمیان تشریف لائے اور فرمایا خدا کے حکم سے میرے لیے تم دونوں مل جاؤ۔ چنانچہ وہ دونوں مل گئے اور آپؐ نے درختوں کی اوٹ میں قضائے حاجت کر لی۔ جابر کا بیان ہے کہ میں اس واقعہ کو دیکھ کر حیران تھا اور اپنے دل میں اس عجیب واقعہ پر باتیں کر رہا تھا۔ اچانک میری نظر ایک طرف پڑی دیکھا تو رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔ اور ان درختوں کو دیکھا تو دونوں پھر علیحدہ علیحدہ ہو گئے اور ہر ایک درخت جدا جدا اپنی اپنی جگہ کھڑا ہے۔ (مشکوٰۃ ص 85)

10- حضرت بریدہ سلمیؓ سے روایت ہے کہ ایک بدوی نے رسول اللہ ﷺ سے معجزہ طلب کیا تو حضور ﷺ نے بدوی سے فرمایا اس درخت سے کہو کہ تجھے رسول اللہ بلاتے ہیں۔ اس نے اس درخت سے جا کر اس طرح کہا جس طرح حضور ﷺ نے فرمایا تھا۔ اس درخت نے ادھر ادھر اور آگے پیچھے جنبش کی اور زمین سے اپنی پھیلی ہوئی جڑوں کو نکالا۔ پھر زمین کو چیرتا ہوا اور جڑوں کو گھسیٹتا ہوا حضور ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا السلام علیک یا رسول اللہ! پھر بدوی نے کہا اب اس درخت کو واپس اپنی جگہ جانے کا حکم دیجئے۔ آپؐ نے اسے واپس جانے کو کہا تو وہ لوٹ کر اپنی جگہ چلا گیا۔ اس کے رگ و ریشے زمین میں پیوست ہو گئے اور زمین ہموار ہو گئی۔ اس کے بعد بدوی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے حکم دیجئے کہ میں آپؐ کو سجدہ کروں حضور ﷺ نے اس کی اجازت نہ دی۔ پھر اس نے عرض کیا تو مجھے دست مبارک اور قدم شریف کے بوسہ لینے کی اجازت مرحمت فرمایئے تو حضور ﷺ نے اجازت دے دی۔ (مدارج النبوت 349 جلد اول)

11- حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کیا تم نے رسول خدا کی قضائے حاجت کیلئے کوئی جگہ دیکھی ہے۔ میں نے عرض کیا اس وادی میں لوگوں سے خالی کوئی جگہ نہیں دیکھی ہے فرمایا۔ کیا کھجوروں کے درخت یا کوئی پتھر دیکھا ہے۔ عرض کیا ہاں کھجوروں کے درخت دیکھے ہیں۔ فرمایا جاؤ ان درختوں اور پتھروں سے کہو کہ تمہیں اللہ کا رسول قضائے حاجت کیلئے بلاتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ باہم مل جاؤ۔ میں گیا اور یہی کہا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضور ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں نے دیکھا وہ درخت ایک دوسرے کے قریب ہو گئے اور سنگریزے بھی باہم پیوست ہو گئے۔

پھر حضور ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تو فرمایا جاؤ ان سے کہو کہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جائیں۔ اس قسم کے معجزات بکثرت منقول ہیں۔ (مدارج النبوت ص350 جلد اول)

12- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ لوگوں نے آپ سے سوال کیا کون سی چیز آپ کی رسالت کی گواہی دیتی ہے۔ فرمایا یہ درخت پھر فرمایا اے درخت قریب آ۔ وہ درخت قریب آ گیا اور گواہی دی **اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھدانک رسول اللہ** (مدارج النبوت ص35)

14- منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں اونٹ پر سوار تاریک رات میں محوخواب تشریف لیے جا رہے تھے کہ سواری کے آگے بیری کا درخت آ گیا وہ فوراً دو ٹکڑے ہو گیا اور حضور ﷺ کو سلامتی سے گزر جانے کی راہ چھوڑ دی۔ اس بناء پر اس واقعہ سے مستفاد اس بیری کا نام سدرۃ النبی مشہور ہو گیا۔ (مدارجہ النبوہ 349)

15- حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک بدوی نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوکر کہا کہ میں کس طرح جانوں کہ آپ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میں اس کھجور کی ٹہنی کو ہلاتا ہوں وہ میری رسالت کی گواہی دیگی۔ چنانچہ وہ ٹہنی آپؐ کے اشارہ سے درخت سے ٹوٹ کر گر پڑی۔ پھر حضورﷺ نے اس ٹہنی سے فرمایا جا اپنی جگہ قائم ہو جا تو وہ ٹہنی اٹھ کر پھر اپنی جگہ نصب ہوگئی۔ پھر وہ بدوی ایمان لے آیا اسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور صحیح بتایا ہے۔ حضورﷺ کے پاس درختوں کے آنے سلام کرنے اور پھر اپنی جگہ واپس جانے کے سلسلے میں بکثرت احادیث مروی ہیں۔

جَآءَ تْ لِدَعْوَتِهِ الْاَ شْجَارُ سَاجِدَةً

آئے درخت جب آپ نے بلایا سجدہ کرتے ہوئے

تَمْشِیْ اِلَیْهِ عَلٰی سَاقٍ م بِلاَ قَدَمٖ

اپنی پنڈلیوں پر چلے آئے بدون پاؤں کے

کَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا کَتَبَتْ

گویا ان درختوں کی شاخوں نے راہ کے درمیان

فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِیْعِ الْخَطِّ فِی اللَّقَمٖ

ایک نادر خط سے آپ کے کمال لکھے

مِثْلُ الْغَمَامَةِ اَنّٰی سَارَ سَائِرَةٌ

مانند ابر کے ٹکڑے کے سر پر جاتا تھا جہاں آپ جاتے

تَقِیْهِ حَرَّوَطِیْسٍ لِلْهَجِیْرِ حَمِیْ

حفاظت کرتا تھا گرمی میں دوپہر کو موسم گرمی میں

درختوں سے آپؐ کے معجزات تو ظاہر ہوئے ہی تھے درختوں سے متعلقہ چیزوں سے بھی آپؐ کے معجزات ظاہر ہوئے جیسے استن حنانہ جو آپ گذشتہ صفحات میں پڑھ چکے ہیں۔ اس خشک اس کھجور کے تنے پر بیٹھ کر آپ شروع شروع میں مسجد نبوی میں خطبہ دیا کرتے تھے جب نیا منبر تیار ہو گیا اور آپ نے اس پر بیٹھ کر خطبہ دینا شروع کیا تو یہ تنا جدائی برداشت نہ کر سکا اور رونے لگا۔

15- اسی طرح کا ایک معجزہ درخت کی ٹہنی سے بھی سرزد ہوا۔ غزوہ بدر میں حضرت عکاشہؓ کی تلوار ٹوٹ گئی۔ حضور ﷺ نے اسے ایک درخت کی ٹہنی عنایت فرمائی اور فرمایا جاؤ اس سے جنگ کرو۔ وہ ٹہنی جب عکاشہ کے ہاتھ میں آئی تو لمبی اور سخت کمر والی لوہے کی سفید تلوار بن گئی اور انہوں نے اس سے قتال کیا۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ یہ تلوار عرصہ تک عکاشہ کے ہاتھ میں رہی اور اس کا نام عون رکھا حتی کہ آپ راہ میں شہید ہوئے اس وقت بھی یہی تلوار ان کے ہاتھ میں تھی۔ (مدارجہ النبوہ 157 بحوالہ ابن اسحاق)

16- غزوہ احد میں عبداللہ بن جحشؓ کی تلوار ٹوٹ گئی حضور ﷺ نے ان کو کھجور کی ٹہنی عنایت فرمائی یہ ٹہنی ان کے ہاتھ میں تلوار بن گئی انہوں نے اس کا نام عرجون رکھا (مدراج النبوت 214 جلد اول)

17- غزوہ احد میں حضرت ابوطلحہ انصاریؓ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑے تھے اور خود کو آپؐ کی ڈھال بنائے ہوئے تھے۔ وہ فن تیر اندازی میں کامل مہارت رکھتے تھے اور کمان کو بہت سخت کھینچا کرتے تھے۔ اس روز انہوں نے تین کمانیں توڑی تھیں وہ نعرہ مار کر اپنے ترکش سے تیر نکال کر پھینکتے تھے ان کے پاس پچاس تیر تھے اور ہر تیر پ

جب دشمن کی طرف پھینکتے تو نعرہ لگاتے اور کہتے یَارَسُوْلَ اللّٰہِ نَفْسِیْ اَدْنٰی مِنْ نَفْسِکَ جَعَلَنِی اللہ فِدَاکَ اے اللہ کے رسول میری جان آپ کی جان سے کم ہے اللہ تعالی مجھے آپ پر قربان کرے اور میری جان وتن آپ پر فدا ہوں۔ جب ان کے تیر ختم ہوگئے تو آپؐ نے زمین سے لکڑی اٹھا کر دیتے اور فرماتے ارم یا ابی طلحه اے ابی طلحہ اسے پھینکو۔ چنانچہ جب وہ اسے کمان کے چلہ میں رکھ کر کھینچتے اور دشمن کی جانب پھینکتے تو وہ تیر بن جاتا اور جب کوئی صحابی حضورﷺ کے پاس سے گزرتا اور اس کے پاس تیر موجود ہوتے تو فرماتے ان تیروں کو ابوطلحہ کیلئے چھوڑ جاؤ اور حضورﷺ اس سے فرماتے لشکر اسلام میں ابوطلحہ چالیس مردوں سے بہتر ہے۔(مدارجہ النبوہ 214 جلداول)

یہاں ایک آپ نے جمادات اور نباتات کے تصرفات پڑھے اب کچھ حیوانات کے متعلق بھی ملاحظہ ہوں۔

جزچہارم

حیوانات

جس طرح انسانوں پر حضورﷺ کے احکام اور آپ کے دین وشریعت کی اطاعت اور امتثالِ امر واجب وفرض ہے اس طرح جانوروں کو بھی آپ کا فرمانبردار اور مطیع بنادیا گیا ہے۔

1- حضرت لیلی بن مرہ ثقفی کہتے ہیں کہ ہم حضورﷺ کے ساتھ سفر میں چلے جارہے تھے کہ ہم نے پانی کھینچے والے ایک اونٹ کو دیکھا جو حضورﷺ کو دیکھ رہا تھا اور اس نے

اپنی گردن زمین پر رکھ دی۔ آپؐ اس اونٹ کے پاس ٹھہر گئے اور پوچھا اس اونٹ کا مالک کہاں ہے وہ حاضر ہوا تو آپؐ نے اس سے فرمایا تو اس اونٹ کو میرے ہاتھ بیچ دے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں بیچتا نہیں بلکہ آپ کو ہبہ کرتا ہوں اگر چہ یہ اونٹ ایسے گھر والوں کا ہے کہ اس کے سواروں کے پاس اور کوئی ذریعہ معاش نہیں۔ آپ نے فرمایا جب حالت یہ ہے تو میں اس کو نہیں لینا چاہتا۔ فرمایا اونٹ نے کام کی زیادتی اور چادر کی کمی کی شکایت کی ہے پس تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ (مشکوہ صفحہ 303)

2۔ صحیح مسلم میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں ایک غزوہ میں نبی کریم ﷺ کے ہمرکاب گیا تھا کیونکہ میرا اونٹ رہ گیا تھا اور چل نہ سکتا تھا۔ نبی کریم ﷺ مجھے راہ میں مل گئے۔ پوچھا اونٹ کو کیا ہے میں نے عرض کیا بیمار ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اونٹ کو ڈانٹا اور دعا کی فرمائی وہ سب سے آگے چلنے لگا۔ حضور ﷺ نے پھر مجھ سے پوچھا تو میں نے عرض کیا کہ اب وہ اچھا ہے اسے حضور کی برکت کا حصہ مل گیا ہے۔

3- صحی مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بلایا۔ جو دیر سے حاضر ہوا۔ اس نے حاضر ہو کر کہا کہ میری اونٹنی ایسی ہوگئی ہے کہ مجھے حاضر ہونے میں دیر لگی۔ حضور ﷺ نے اونٹنی کے ایک ایڑی لگائی وہ سب سے آگے نکلنے لگی۔

4- بیہقی نے جعیلؓ سے روایت کی ہے کہ میں ایک غزوہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ میرے پاس ایک کمزور دبلی سی گھوڑی تھی اور وہ سب سے پیچھے رہ جاتی تھی۔ نبی کریم ﷺ مجھے آ ملے فرمایا گھوڑی والے چلو۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ تو دبلی

بھی ہے اور کمزور بھی۔ آپؐ نے اپنا چابک اسے لگایا اور یہ الفاظ بھی زبان سے فرمائے اللھم بارک له فیھا پھر تو وہ ایسی تیز ہوگئی کہ مجھے اس کی لگام سنبھالنا اور سب سے آگے نکل جانے سے روکنا مشکل ہوگیا تھا بعد ازاں میں نے اس کے شکم کے دس بچے بھی فروخت کیے۔

5-ابن سعد ابویعلی برادر ابن مندہ، ابونعیم اور حاکم نے سفینہ سے جو حضورﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے بحری سفر کیا۔ کشتی ٹوٹ گئی اور ایک تختہ پر بہتے ہوئے ایک ساحل پر پہنچ گئے جس کے ساتھ جنگل تھا اس میں شیر تھے۔ ایک شیر میری طرف آیا۔ میں نے کہا او شیر! تو جنگل کا شیر ہے تو میں رسول اللہﷺ کا شیر ہوں۔ یہ سنتے ہی شیر دم ہلانے لگا اور میرے برابر چلتا ہوا مجھے رستہ پر ڈال گیا۔ جب میں اس سے الگ ہوا تو وہ دھاڑتا تھا گویا مجھے رخصت کر رہا تھا۔ (رحمتہ للعالمین قاضی سلیمان منصور پوری ص 157)

6- حضورﷺ کے چچا ابولہب جو آپؐ کا سخت دشمن تھا کے دو بیٹے تھے عتبہ اور شیبہ قبل نبوت آپ نے اپنی دو صاحبزادیاں رقیہ اور کلثوم کا نکاح ان دونوں سے کر دیا تھا۔ ابولہب نے اپنے بیٹوں کو کہا کہ اگر تم ان کو طلاق نہ دو گے تو تم سے علاقہ نہ رکھوں گا چنانچہ ان دونوں نے اس کے کہنے پر عمل کیا اور عتبہ نے تو باپ کے کہنے کے مطابق حضورﷺ کے چہرہ انور پر تھوک بھی دیا اور گالی گلوچ بھی کی۔ اس گستاخی پر آپؐ نے بددعا کی اللھم سلط علیه کلبا من کلابک یاالله تو اپنے کتوں میں سے ایک کتا اس پر مسلط کر دے۔

ایک بار تجارت کیلئے شام جانا تھا رستہ میں ایک منزل پر جہاں شیر لگتا تھا

ٹھہرنا ہوا۔ ابولہب نے اپنے بیٹے کی حفاظت کیلئے تمام اسباب کا ایک ٹیلہ بنا کر عتبہ کو اس پر بٹھلایا اور سب کو اس کے گرداگرد سلا دیا۔ رات کو شیر آیا اور عتبہ کو مار کر چلا گیا۔
(نشر الطب صفحہ 106)

7-احمد اور دارمی نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ جناب محمد رسول ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اونٹ تھا بڑا شریر جو کوئی باغ میں جاتا اس پر دوڑتا اور کاٹنے کیلئے جھپٹتا۔ آپؐ نے اسے بلایا اور وہ آیا اور اس نے آپؐ کے سامنے سجدہ کیا۔ آپؐ نے اس کی ناک میں مہار ڈال دی اور فرمایا جتنی چیزیں آسمان اور زمین میں ہیں سب جانتی ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں سوائے نافرمان جن و انس کے۔
(نشر الطیب 211)

8- ترمذی اور حاکم اسناد صحیح کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک بھیڑیئے نے بکری پر حملہ کیا اور اس کو پکڑ کر لے گیا۔ اس کے چرواہے کو پتہ چلا تو اس کے پیچھے بھاگا اور بکری کو اس کے منہ سے چھین لی۔ وہ بھیڑیا دم کے بل بیٹھ گیا اور چرواہے سے کہا۔

ترجمہ تمہیں خدا کا خوف نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو رزق میری طرف بھیجا وہ تم نے چھین لیا۔

چرواہا کہنے لگا:- اے لوگو! دیکھو یہ بھیڑیا اپنی دم پر بیٹھا ہے اور انسانوں کی طرح گفتگو کرتا ہے۔ کیا ایسا تعجب انگیز واقعہ تم نے پہلے بھی دیکھا ہے۔

بھیڑیا بولا:- اے نادان اس سے بھی زیادہ تعجب انگیز بات تمہیں سناتا ہوں۔
محمد اللہ کے رسول ہیں جو نخلستان میں تشریف فرما ہیں۔ لوگوں کو گزری ہوئی باتیں بتاتے

ہیں یعنی غیب کی خبریں دیتے ہیں اور جو آئندہ ہونے والا ہے اس سے بھی آگاہ کرتے ہیں۔(مشکوہ شریف205)

9- حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ چوروں یا دشمنوں کے خوف سے مدینہ والے گھبرا اٹھے۔ نبی کریم ﷺ ابوطلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے جو بہت سست رفتار تھا۔ آپؐ جب واپس تشریف لائے تو فرمایا ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا پایا۔ (یعنی کشادہ اور تیز رفتار)۔ پھر وہ گھوڑا ایسا تیز رفتار ہو گیا کہ کوئی گھوڑا اس کے ساتھ نہیں چل سکتا تھا۔ (مشکوٰۃ بحوالہ بخاری)

10- حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں ایک غزوہ میں گیا۔ میں پانی کھینچنے والے اونٹ پر سوار تھا جو تھک گیا تھا۔ ایک موقعہ پر رسول اللہ ﷺ مجھ کو ملے اور دریافت فرمایا تیرے اونٹ کو کیا ہوا میں نے عرض کیا تھک گیا ہے۔ یہ سن کر آپؐ میرے اونٹ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور اسے ہانکا اور اس کیلئے دعا کی۔ اس کے بعد وہ ہمیشہ دوسرے اونٹوں کے آگے رہتا تھا پھر حضور ﷺ نے مجھ سے پوچھا اب تیرا اونٹ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا آپ کی برکت سے اب خوب چلتا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تو چالیس درہم کے بدلے اس کو بیچتا ہے۔ میں نے اس شرط پر اونٹ بیچ دیا کہ میں مدینہ تک اس پر سوار ہوں۔ پھر حضور ﷺ مدینہ میں پہنچ گئے تو صبح کو میں اونٹ آپ کے پاس لے گیا آپؐ نے مجھ کو اونٹ کی قیمت مرحمت فرمادی اور اونٹ بھی مجھ کو ہی دے دیا۔ (مشکوٰۃ ص 20 بحوالہ متفق علیہ)

11- حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ ایک اہل بیت انصار اونٹوں کو پالتے تھے ان میں سے ایک نے سید عالم ﷺ کی بارگاہ میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

ہمارا ایک اونٹ ہے جس پر ہم پانی لاد کر لاتے ہیں اب وہ سرکشی اور سختی کرتا ہے اور وہ اپنی پشت پر ہمیں بوجھ رکھنے ہی نہیں دیتا ہمارے نخلستان اور باغات سب پیاسے ہیں۔ اس پر حضور اکرم ﷺ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ اکٹھے اور اونٹ کی جانب تشریف لے گئے۔ جب باغ میں پہنچتے وقت وہ اونٹ ایک گوشے میں بیٹھا ہوا تھا۔ انصار عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ یہ ہے وہ اونٹ جو کتوں کی مانند کاٹتا ہے ہمیں ڈر ہے کہ کہیں حضور ﷺ کی ذات صفات کو بھی کوئی گزند نہ پہنچائے فرما میرا کوئی خوف نہ کرو فرمایا آسمان وزمین میں کوئی مخلوق ایسی نہیں ہے جو یہ نہ جانتی ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں بجز نافرمان جنات میں اور انسانوں کے۔

پھر جب حضور ﷺ اونٹ کے سامنے آئے تو اس نے اپنا سر اٹھایا اور دیکھتے ہی اپنے سر کو آپ ؐ کے آگے سجدہ میں رکھ دیا اور اپنی آواز میں فریاد کرنے لگا اور انصار سے فرمایا یہ اونٹ کام کی زیادتی اور چارہ کی کمی کی شکایت کرتا ہے تم اس کے ساتھ نرمی برتو اور اس کے حقوق کا لحاظ رکھو۔ کیونکہ اب یہ بوڑھا ہوگیا ہے اور اب تم اسے ذبح کرنے کی تیاری کررہے ہو۔

اس کے بعد حضور ﷺ نے اس کے سر کے بال پکڑ کر اٹھایا اور اس کے مالک سے فرمایا یہ اونٹ میرے ہاتھ فروخت کردو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کی خدمت میں حاضر ہے لیکن یہ اونٹ گھر والوں کیلئے ہے ان کیلئے اس کے سوا کوئی ذریعہ معاش نہیں۔ فرمایا تو اس سے کام لینا ہے تو اس کی خدمت بھی اسی لحاظ سے زیادہ کرو پھر آپ ؐ نے اسے کام میں لگا دیا۔

حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں جب اس اونٹ نے آپ ؐ کو سجدہ کیا تو صحابہ کرام

نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ حیوان لایعقل بے عقل آپ ؐ کوسجدہ کرتی ہے تو ہم تو زیادہ مستحق ہیں کہ آپ ؐ کوسجدہ کریں اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کسی بشر کو یہ نہیں چاہیے اور نہ ہی اسے سزاوار ہے کہ دوسرے بشر کوسجدہ کرے اگر یہ جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم کرتا کہ وہ اپنے شوہروں کے عظیم حقوق کی بناء پر انہیں سجدہ کریں اسے امام احمد ونسائی نے روایت کیا ہے۔(مدرج النبوۃ 342 ‘343 جلد اول)

12-ایک مرتبہ ایک اونٹ نے نبی کریم ﷺ کے حضور آ کر اپنی قوم کی شکایت کی کہ وہ نماز عشاء پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں مجھے خوف ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ ان پر عذاب نازل کردے۔حضور ﷺ نے اس قوم کو بلایا اور انہیں کہا کہ تمہارا اونٹ تمہاری شکایت کرتا ہے کہ تم عشاء کی نماز بغیر پڑھے سو جاتے ہو آئندہ ایسا نہ کرنا ورنہ اللہ تعالیٰ کا عذاب تم پر نازل ہو جائے گا۔(مدراج النبوت 343)

13- حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک بکری تھی۔اس نے حضور ﷺ کو سجدہ کیا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم زیادہ سزاوار ہیں کہ آپ ؐ کوسجدہ کریں۔فرمایا کسی بشر کو زیبا نہیں کہ وہ دوسرے بشر کوسجدہ کرے۔

حدیث مدرج النبوت 343)

14-سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہمارے گھر میں ایک بکری تھی جب حضور ﷺ ... یہاں خواب استراحت فرماتے تو وہ بکری خاموش پرسکون اور آرام وچین سے رہتی ا. جب آپ ؐ باہر تشریف لے جاتے تو وہ بکری پریشان و بے قرار اور متوحش بن کر ادھر ادھر ماری ماری پھرتی۔

ایک اور روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ جب اونٹوں کی قربانی فرماتے تو ہر اونٹ ایک دوسرے کو ہٹا کر خود آپؐ کے قریب آنے کی کوشش کرتا تا کہ حضور ﷺ اسے پہلے ذبح فرمائیں۔(مدرج النبوت 344)

15- ابونعیم نے دلائل میں ام سلیم سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ صحرا میں گشت فرما رہے تھے کہ اچانک تین مرتبہ یا رسول اللہ ﷺ کی آواز سماعت فرمائی۔آپؐ آواز کی طرف متوجہ ہوئے۔دیکھا ایک ہرنی بندھی ہوئی ہے اور ایک بدوی چادر اوڑھے لیٹا ہے۔آپؐ نے ہرنی سے دریافت فرمایا ''بتا کیا حاجت ہے۔'' ہرنی نے کہا مجھے اس بدوی نے شکار کر کے باندھ رکھا ہے میرے دو بچے اس پہاڑ کی کھو میں ہیں اگر آپؐ مجھے آزاد کر دیں تو میں اپنے بچوں کو دودھ پلا کر آجاؤنگی۔حضور ﷺ نے فرمایا کیا تو ایسا کریگی اور لوٹ آئیگی۔ہرنی نے کہا ''اگر میں لوٹ کر نہ آؤں تو خدا مجھے وہ عذاب دے جو محصول لینے والوں پر گرتا ہے'' اس پر حضور ﷺ نے اسے رہا کر دیا اور وہ چلی گئی۔تھوڑی دیر بعد وہ لوٹ آئی اور حضور ﷺ نے اسے باندھ دیا جب بدوی بیدار ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ کوئی خواہش ہے؟ (وہ آپؐ کو جانتا تھا) فرمایا خواہش ہے کہ تو اس ہرنی کو رہا کر دے تو اس بدوی نے اسے چھوڑ دیا وہ خوش خوش جنگل میں دوڑتی اور چوکڑیاں بھرتی چلی گئی اور وہ کہتی جاتی تھی **اشھدان لا الہ الااللہ واشھدان محمد رسول اللہ** (مدارج النبوت 346)

16- مروی ہے کہ حضور ﷺ ایک لشکر میں جلوہ فرما تھے لشکر کے تمام آدمی پیاسے تھے وہ پانی کی جگہ اترے اس وقت ایک ہرنی حضور ﷺ کے قریب آئی آپؐ نے اس کا دودھ دہا۔اور تمام لشکر کو سیراب فرمایا یہ لشکر تقریباً تین سو تھے اور حضرت رافعؓ سے جو

حضورﷺ کے غلام تھے فرمایا اس ہرنی کی نگہداشت کرو اس نے اسے باندھا۔ کچھ دیر بعد دیکھا تو وہ بھاگ گئی تھی حضورﷺ نے فرمایا ان الذی جاء بھا وھو الذی ذھب بھا جو اسے لایا تھا وہی اسے لے گیا۔ (مدارج النبوت 346)

حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺ اپنے صحابہ کبار کی محفل میں تشریف فرما تھے کہ اچانک بنی سلیم کا ایک بدوی گوہ (ضب) کا شکار کر کے لایا اسے اس نے اپنی آستین میں اس لیے چھپایا ہوا تھا کہ اسے اپنی قیام گاہ پر لے جا کر اسے بھون کر کھائے۔ جب اس بدوی نے ایک جماعت کو بیٹھے دیکھا تو کہنے لگا۔ جماعت کے درمیان یہ کون شخص ہے؟ صحابہ نے عرض کیا یہ اللہ کے رسولؐ ہیں اس نے گوہ کو اپنی آستین سے نکالا اور کہنے لگا قسم ہے لات وعزی کی میں اس وقت تک ایمان نہیں لاؤں گا جب تک یہ گوہ آپؐ کی نبوت کی شہادت نہ دے یہ کہہ کر گوہ کو حضورﷺ کے سامنے ڈال دیا حضورﷺ نے گوہ کو آواز دی اے گوہ! گوہ نے سنجیدہ زبان میں جواب دیا لبیک وسعدیک حاضر ہوں فرمانبردار ہوں جسے ساری جماعت نے سنا۔ پھر فرمایا اے گوہ! قیامت میں کون آئے گا۔ گوہ نے جواب دیا ساری مخلوق حاضر ہوگی۔ پھر پوچھا تو کس کی عبادت کرتی ہے گوہ نے جواب دیا۔ اس رب ذوالجلال کی جس کا عرش آسمان پر ہے اور جس کی سلطنت زمین پر ہے اور جس کا دریاوں پھر غلبہ ہے اور جنت میں اس کی رحمت ہے اور جہنم میں اس کا عذاب ہے پھر حضورﷺ نے فرمایا میں کون ہوں؟ اس گوہ نے جواب دیا آپؐ اللہ کے رسول ہیں، رسول رب العالمین اور خاتم النبین ہیں قد افلح من صدقک وخاب من کذبک یقیناً وہ کامیاب ہے جس نے آپؐ کی تصدیق کی اور وہ نامراد ہے جس نے آپؐ کی تکذیب کی۔ یہ سن

کروہ بدوی مسلمان ہوگیا۔ (مدارج النبوت 345 بحوالہ بیہقی والشفاء)

18- کلام حمار ابن عساکر نے روایت کیا ہے کہ جب حضور ﷺ نے خیبر فتح کیا تو ایک گدھے نے آپؐ سے باتیں کیں۔ حضور ﷺ نے گدھے سے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا میرا نام یزید بن شہاب ہے۔ اللہ تعالی نے میری جد کی نسل سے ساٹھ ایسے گدھے پیدا فرمائے ہیں جس پر بجز نبی کے کسی نے سواری نہیں کی ہے اور میں یہ تمنا رکھتا ہوں کہ حضور ﷺ کی سواری کا شرف حاصل کروں۔ میرے جد کی نسل میں اب میرے سوا اور کوئی باقی نہیں ہے اور آپؐ کے سوا کوئی نبی بھی نہیں آنے کا۔ اس نے کہا آپؐ سے پہلے میں ایک یہودی کے قبضہ میں تھا جب وہ مجھ پر سواری کا قصد کرتا تو میں قصداً اچھل کر اسے گرا دیتا اور اسے اپنے اوپر سوار نہ ہونے دیتا وہ یہودی مجھے غصے میں بھوکا پیاسا رکھتا۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا آئندہ تیرا نام یعفور ہوگا۔ چنانچہ یہ یعفور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا آپؐ نے کسی صحابی کو یاد کرنا ہوتا تو اسے بلانے کو کہتے چنانچہ یہ اس صحابی کے دروازے پر جاتا اور اپنے سر سے دروازہ کھٹکھٹاتا۔ جب مالک باہر آتا تو وہ اشارہ کرتا کہ تجھے رسول اللہ ﷺ بلا رہے ہیں اور وہ اسے لے کر جاتا۔ جب حضور ﷺ نے رحلت فرمائی تو یعفور نے رنج والم اور فراق وجدائی کے غم میں ابوالسہم بن السہان کے کنویں میں چھلانگ لگا کر خود کو مار ڈالا۔ (مدارجہ النبوہ 347)

19- ہاتھی کا کلام کرنا جب ابرہہ حاکم یمن نے مکہ پر چڑھائی کی اور وہ بیت اللہ الحرام کے انہدام کیلئے بہت بڑا سفید ہاتھی لایا (جس کا نام محمود تھا) تو لوگوں نے حضرت عبدالمطلب کو اس کی خبر دی۔ انہوں نے فرمایا اے قریش مت ڈرو۔ اس گھر کا خدا محافظ ہے اس کے بعد ابرہہ قریش کے اونٹ اور بکریاں ہنکال کر لے گیا ان میں

حضرت عبدالمطلب کے بھی چار سو اونٹ تھے۔ حضرت عبدالمطلب قریش کے ساتھ اونٹ پر سوار ہو کر نکلے اور جبل شبیر پر آئے۔ اس وقت حضرت عبدالمطلب کی پیشانی پر نور محمدیؐ ہلال کی مانند چمکنے لگا۔ اور اس نور مبارک کی تیز شعاعیں خانہ کعبہ پر پڑنے لگیں جس سے وہ خوب روشن ہو گیا۔ جب حضرت عبدالمطلب نے اس نور مبارک کو دیکھا تو فرمانے لگے اے گروہ قریش! جاؤ بلاشبہ اس معاملہ میں تمہیں کامیابی ہو گی۔ خدا کی قسم یہ نور مبارک اسی وقت چمکتا ہے جبکہ عین کامیابی اور ظفر مندی حاصل ہوتی ہے اس کے بعد قریش لوٹ گئے اور حضرت عبدالمطلب ابرہہ کے پاس تشریف لے گئے تو ابرہہ نے آپ کو اپنے تخت پر بٹھایا آپ نے اپنے اونٹوں کا مطالبہ کیا تو وہ کہنے لگا میں خانہ کعبہ کو ڈھانے آیا ہوں اور تم اپنے اونٹ مانگ رہے ہو تو آپ نے فرمایا اونٹ میرے ہیں میں اسے لینے آیا ہوں۔ خانہ کعبہ کو خانہ کعبہ والا جانے۔

ابرہہ نے اس سفید ہاتھی کو بلایا جو خانہ کعبہ کو منہدم کرنے کیلئے لایا گیا تھا۔ جب ہاتھی نے حضرت عبدالمطلب کے چہرہ پرنور پر نظر ڈالی تو سجدے میں گر گیا حالانکہ یہ ہاتھی دوسرے ہاتھیوں کے برعکس ابرہہ کو بھی سجدہ نہ کرتا تھا اور سجدہ کرنے کے بعد ہاتھی نے کہا **السلام علی النور فی ظهرک یا عبدالمطلب** (سلام ہو اس نور پر جو تیری پیشانی مبارک پر چمک رہا ہے اے عبدالمطلب)

ہر چند وہ اس ہاتھی کے سر پر آنکس مارتے تھے مگر وہ ہاتھی زمین سے سر نہ اٹھاتا تھا۔ اس کے بعد ابرہہ یمن کی طرف لوٹ گیا تو حق تعالیٰ نے ابابیل پرندوں کو تین تین کنکریاں دیکر دریا سے بھیجا ایک کنکری ان کے منہ میں تھی اور دو دو کنکریاں ان کے پنجوں میں۔ اور کوئی کنکری مسور کے دانہ سے بڑی نہ تھی یہ کنکری جس کے بدن پر

پڑتی وہ زمین میں ڈھیر ہوکر گر پڑتا چنانچہ جب برہہ کے جسم پر یہ کنکری پڑی تو اس کی انگلیاں ٹکڑے ٹکڑے ہوکر گر پڑیں اور اس کے جسم سے خون' پیپ اور پانی بہنے لگا حتی کہ اس کے دل میں بھی چھید ہو گئے نعوذ باللہ من غضب اللہ (مدارجہ النبوہ 10 جلد سوم)

20- کلام گرگ بھیڑیئے کا کلام کرنا اور حضورﷺ کی رسالت پر شہادت دینے کا واقعہ احادیث مبارکہ میں جماعت صحابہ نے بطریق متعدد روایت کیا ہے چنانچہ امام احمد حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بھیڑیا ایک بکری پر چھپٹا اور بکری کو اپنے چنگل میں لے لیا لیکن چرواہے نے دوڑ کر بکری کو اس کے چنگل سے چھڑا لیا اس کے بعد درندوں کی عام عادت کے مطابق بھیڑیا اپنی دم پر بیٹھ گیا اور بزبان فصاحت کہنے لگا "چرواہے تو خدا سے نہیں ڈرتا کہ تو میرے اس رزق کو چھینتا ہے جسے خدا نے میرے قبضہ میں دیا تھا" چرواہے نے کہا "سبحان اللہ تعجب ہے کہ بھیڑیا آدمیوں کی مانند گفتگو کرتا ہے" اس نے پھر کہا "کیا تجھے اس سے تعجب خیز بات نہ بتاؤں کہ محمدﷺ مدینہ منورہ میں لوگوں کو گزری ہوئی باتوں اور آئندہ آنے والے واقعات کی خبر دیتے ہیں اور لوگ ہیں کہ آپؐ پر ایمان نہیں لاتے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی میں یہ آیا ہے کہ بھیڑیئے نے چرواہے سے یہ بھی کہا کہ میرے مقابلے میں تیرا حال عجیب تر ہے کہ تو اپنی بکریوں کے ریوڑ پر کھڑا ہے اور ایسے برگزیدہ نبی کو چھوڑے ہوئے ہو جن سے بلند تر اور عظیم مرتبت کوئی نبی حق تعالی نے معبوث نہیں کیا۔ بلاشبہ جنت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور اہل جنت اور اس کے اصحاب مشرف ہو چکے ہیں اور وہ ان کے شہداء کے منتظر ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جنت کے حور وغلمان اور

فرشتے حضورﷺ کے اصحاب کا استقبال کریں گے اور وہ منتظر ومشتاق ہیں کہ کب وہ مقتول وشہید ہوکر جنت میں داخل ہوں گے۔اس کے بعد بھیڑیئے نے چرواہے سے کہا تیرے اوران کے درمیان، بجز اس تودہ پہاڑ کے کچھ حائل نہیں تو پہاڑ سے حضرت کی بارگاہ میں جا اور اپنے آپ کو خدا کے لشکروں میں شامل کر۔ چرواہے نے کہا تو پھر میری بکریاں کون چرائے گا بھیڑیئے نے کہا میں ان کی نگہداشت کرونگا چرواہے نے ایک بکری ذبح کی اور اس بھیڑیئے کو کھانے کیلئے دی اور خود بکریوں کو ایک گوشے میں اکٹھا کرکے چھوڑ کر چل دیا۔ یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں نبی کریمﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر مسلمان ہوگیا جو پہلے یہودی تھا۔حضورﷺ کو سارا واقعہ سنا چکا تو حضورﷺ نے لوگوں کو بلانے کیلئے اعلان عام کا حکم دیا جب لوگ جمع ہوگئے تو حضورﷺ نے چرواہے سے فرمایا جو کچھ تم نے سنا اور دیکھا ہے انہیں بھی بتاؤ''

(مدراج النبوت 344)

20- اسی کے مشابہ حضرت ابوسفیان بن حرب اور صفوان بن امیہ سے بھی ایک روایت ہے کہ ایک بھیڑیا ایک ہرن کا پیچھا کر رہا تھا جب ہرن حرم کی حدود میں داخل ہوا تو بھیڑیا نے ہرن کا پیچھا کرنا چھوڑ دیا اور وہ واپس لوٹ گیا لوگ اس پر تعجب کرنے لگے۔ اس پر بھیڑیئے نے کہا اس سے عجیب تر بات یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں محمد بن عبداللہﷺ تم کو جنت کی طرف بلاتے ہیں اور تم یہاں لوگوں کو جہنم کی طرف بلاتے ہو؟

اس پر ابوسفیان نے صفوان سے کہا (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) قسم ہے لات و عزیٰ کی اگر تم اس کا تذکرہ مکہ مکرمہ میں کردو تو مکہ کی عورتیں بغیر مردوں کے زندگی گزاریں (یعنی وہ اسلام لے آئیں گئیں اور تم بوجہ کفر انہیں چھوڑ دو گے) ابوجہل اور اس کے

ساتھیوں سے بھی اس کی مانند لوگ حکایت کرتے ہیں (مدارج النبوت 345)
ابن وہب روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز رسول خدا ﷺ پر جن کبوتروں نے مکہ مکرمہ پر سایہ کیا تھا حضور ﷺ نے ان کیلئے دعاء برکت کی تھی۔ اس طرح غار ثور میں ہجرت کے وقت مکڑی کا جالا بننے اور کبوتروں کا اس پر انڈے دینے کا واقعہ مشہور ہے۔
یہ تو تھے چند معجزانہ تصرفات جو حضور ﷺ سے باذن اللہ موالید ثلاثہ جمادات، نباتات اور حیوانات میں ظاہر ہوئے اب آپ کو چند معجزات عناصر اربعہ یعنی آب و آتش و بار اور خاک ہو جو عالم بساط سے ہیں پیش کرتے ہیں۔

عناصر اربعہ

جزءاول (آب)

آب:- صحیحین میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حدیبیہ میں لوگ پیاسے ہوئے اور جناب رسالت مابؐ کے سامنے ایک لوٹا تھا کہ اس سے آپؐ نے وضوفرمایا سب لوگوں نے عرض کیا کہ ہمارے لشکر میں نہ پینے کیلئے پانی ہے نہ وضو کیلئے مگر اسی قدر کہ آپؐ کے لوٹے میں ہے کیونکہ چاہ حدیبیہ میں بوقت قلت پانی کے ایک قطرہ نہ رہا تھا سب کھینچ لیا تھا (رواہ البخاری) پس آپؐ نے اپنے دست مبارک کو لوٹے میں رکھا اور پانی آپؐ کی انگلیوں سے جوش مارنے لگا سو ہم سب آدمیوں نے پانی پیا اور وضو کیا۔ حضرت جابرؓ سے پوچھا گیا کہ تم سب کتنے آدمی تھے انہوں نے کہا کہ اگر ایک لاکھ بھی ہوتے تو کفائت کر جاتا مگر ہم پندرہ سو آدمی تھے (نشر الطیب 207) (مدارج النبوت 331)

2- امام بخاری براء بن عازب سے آگے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے وضوفرمایا اور دعا فرمائی وضو کا بقیہ پانی حدیبیہ کے کنویں میں انڈیل دیا اور اس کی برکت سے کنویں کی تہہ سے پانی جوش مارنے لگا اور کنواں پانی سے لبالب بھر گیا یہاں تک کہ لوگ اس کی منڈیر پر بیٹھ کر چلوؤں سے پانی نکال کر پیا کرتے تھے اور لوگ ضروریات کیلئے مشکیں بھر بھر کر لے جاتے لیکن پھر بھی پانی کی قلت کی شکایت نہیں ہوئی۔

3- اسی قسم کا واقعہ غزوہ تبوک میں بھی پیش آیا جسے حضرت معاذ بن جبلؓ نے بیان کیا ہے کہ ہم ایک جرار لشکر کے ساتھ جو تین ہزار مجاہدین پر مشتمل تھا عین تبوک پر پہنچے اس چشمے سے پانی قطرہ قطرہ ٹپک رہا تھا چنانچہ ہم نے ان قطروں کو ایک برتن میں جمع کیا اور بارگارہ رسالت ماب ﷺ میں پیش کیا آپؐ نے اس پانی سے اپنے رخ انور اور مبارک ہاتھوں کو دھویا پھر اس دھون کو چشمے میں ڈال دیا جس کی برکت سے وہ بڑے چشمے کی طرح ابلنے لگا۔ (مدارج النبوت 334 , 334)

4- حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم اپنے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ کے ساتھ قبا روانہ ہوئے جب قبا کی بستی میں پہنچے تو ایک گھر میں سے ایک چھوٹا سا پیالہ لایا گیا جس میں بمشکل چار انگلیاں اس میں داخل ہوسکیں حضور ﷺ نے اس میں اپنی چاروں انگلیاں ڈال دیں اور صحابہ سے فرمایا آؤ پانی پیو۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے دیکھا کہ آپؐ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی ابل رہا تھا لوگ یکے بعد دیگرے اس پیالہ کے پاس آتے اور پانی پیتے یہاں تک کہ تمام سیراب ہوگئے۔

(امام بیہقی وصحیحین مدرج النبوہ 331)

5- امام نووی حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم مدینہ طیبہ کے بازاروں میں

روزاء کے مقام پر تھے۔ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا لوگ وضو کرنے کیلئے پانی کی تلاش کرنے لگے۔ چنانچہ میں تھوڑا سا پانی ملا جو آپ ؐ کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا حضور ﷺ نے اس برتن میں اپنا دست مبارک رکھا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وضو کر لیں۔ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے ابلنے لگے سب نے وضو کیا۔ جن کی تعداد ستر یا اسی تھی۔

ایسا ہی واقعہ ایک مرتبہ ہوا جس میں سو آدمیوں نے وضو فرمایا۔ (مدارج النبوت 330)

انگشتائے مبارک سے پانی کا جاری ہونا حضور ﷺ کے معجزات کثیرہ کا ایک حصہ ہے اس کے بارے میں علامہ قرطبی لکھتے ہیں کہ انگلیوں سے پانی کا جاری ہونے کا معجزہ صحابہ کبار نے کئی مقامات پر دیکھا اور اس کی روایت اتنی کثیر ہے کہ اس سے علم قطعی ثابت ہوتا ہے کیونکہ یہ روائتیں تواتر معنی تک پہنچی ہوئی ہیں۔

الشفاء میں قاضیؒ فرماتے ہیں ایسے واقعات کو کثیر التعداد راویوں اور جم غفیر نے روایت کیا ہے اور یہ سلسلہ صحابہ کبار تک چلا جاتا ہے۔

اب عناصر اربعہ کے دوسرے عنصر آتش کے متعلق ملاحظہ ہو۔

جز دوم

آتش

متعلق آتش: جسے صحیحین میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایام غزوہ خندق میں انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے دعوت کیلئے بکری کا بچہ ذبح کیا اور ایک صاع (تین سیر) جو کا آٹا تیار کیا اور حضور ﷺ سے چپکے سے اس کی اطلاع دی اور عرض کیا کہ آپ ؐ معہ چند آدمیوں کے تشریف لے چلئے۔ آپ ؐ نے تمام اہل خندق کو جو ایک ہزار تھے پکار کر جمع کیا اور اپنے ساتھ لے چلے اور حضرت جابرؓ سے فرمایا کہ ہانڈی

مت اتارو اس کے نیچے آگ جلتی رہے اور آٹے کو مت پکاؤ جب تک میں نہ آجاؤں۔ بعدہ آپ تشریف لائے اور لعاب دہن گوندھے ہوئے آٹے میں ڈالا اور ہانڈی میں بھی اور دعائے برکت کی اور فرمایا کہ پکانے والی کو بلالو اور شوربا نکال نکال کر ہانڈی میں سے دو مگر ہانڈی کو چولہے سے اتارو نہیں اور آگ بھی جلتی رہے۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ہزار آدمی تھے۔ قسم ہے خدا کی سبھوں نے کھایا اور ہماری ہانڈی ویسے ہی جوش میں رہی اور آٹا بھی اتنا ہی رہا جتنا پہلے تھا۔ (نشر الطیب صفحہ 208)

اسی غزوہ میں اللہ تعالی نے کفار پر سخت ٹھنڈی ہوا بھیجی کہ خوب کڑاکے کا جاڑا پڑا اور ہوا نے ان کو نہایت عاجز و تنگ کیا۔ غبار بے شمار ان کے موبنہوں پر ڈالا اور آگ ان کی بجھادی اور ہانڈیاں ان کی الٹ دیں اور میخیں ان کی اکھاڑ دیں کہ خیمے ان کے گر پڑے اور گھوڑے ان کے کھل کر آپس میں لڑنے لگے اور چھوٹ کر لشکر میں دند مچا دیا۔ اس وقت آپؐ نے حضرت حذیفہؓ کو کفار کی خبر لانے کیلئے مامور فرمایا اور شدت سردی سے محفوظی کیلئے دعا فرمائی۔ حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ یہ برکت آپؐ کی دعا کے مجھے جانے آنے میں مطلق سردی معلوم نہ ہوئی بلکہ ایسا حال تھا کہ گویا میں گرم حمام میں چلا جاتا ہوں۔ (نشتر الطیب 208)

جزءسوم — باد (ہوا)

غزوہ احزاب میں آندھی: اس غزوہ میں عرب کے قبائل نے مل کر مسلمانوں پر متحدہ حملہ کیا تھا اور چاروں طرف سے مدینہ کا محاصرہ کرلیا تھا اور ڈیرے خیمے ڈال کر اس

بات پر جم گئے تھے کہ ہم اسی محاصرہ کی حالت میں مسلمانوں کو مدینہ میں گھیر کر ان کا خاتمہ کر دیں گے۔

چنانچہ بیس روز تک وہ محاصرہ کیے پڑے رہے۔آس پاس کے یہوی جو پہلے مسلمانوں سے عہد کر چکے تھے دشمنوں سے جا ملے اور اس قدر زور کا حملہ کیا کہ مسلمان فریضہ نماز بھی بروقت ادا نہ کر سکتے تھے۔مدینہ میں فاقہ ہونے لگا۔منافقین اور کچے دل کے لوگ گھبرا کر ساتھ چھوڑنے لگے کہ عین وقت پر اللہ تعالی نے مدینہ کے باہر اس زور کی ٹھنڈی ہوا (آندھی) چلائی کہ دشمنوں کے خیمے اکھڑ گئے طنابیں ٹوٹ گئیں۔ہانڈیاں الٹ گئیں اور ایسی سخت سردی پڑی کہ دشمن ٹھٹھر کر رہ گئے اور ہمت ہار کر خود بخود محاصرہ چھوڑ کر چلے گئے۔(سیرہ النبی صفحہ **608** جلد سوم)

''مسلمانو! اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو جب فوجوں نے تم پر حملہ کیا تو ہم نے ان پر ہوا اور ایسی فوجیں بھیجیں (فرشتے) جن کو تم نے نہیں دیکھا۔اور جو تم کر رہے تھے اللہ اس کو دیکھ رہا تھا (سورہ احزاب۲)

2- حضرت ابوحمید ساعدیؓ کہتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ سے غزوہ تبوک کیلئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے اور وادی قرا میں ایک عورت کے باغ کے پاس پہنچے۔ آپؐ نے لوگوں سے فرمایا اس باغ کے پھلوں کا اندزہ کرو ہم نے اندازہ کیا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اندازہ کیا۔آپؐ نے فرمایا کہ دس وسق پھل ہونگے اس کے بعد اس عورت سے آپؐ نے فرمایا جب پھل اتریں تو وزن کا خیال رکھنا جب تک کہ ہم لوٹ کر آئیں انشاء اللہ یہاں سے چل کر ہم تبوک پہنچے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج رات تم پر تیز و تند ہوا چلے گی کوئی شخص کھڑا نہ ہو۔اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کے پاؤں کو مضبوط باندھے۔

چنانچہ سخت آندھی آئی ایک شخص آندھی میں کھڑا ہو گیا جسے ہوا نے اٹھا کر پہاڑوں کے درمیان پھینک دیا پھر ہم مدینہ کی طرف متوجہ ہوئے اور وادی قری میں پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ نے باغ والی عورت سے پوچھا تیرے باغ کے پھل کتنے ہوئے اس نے کہا دس وسق۔ (مشکوۃ شریف صفحہ 20 جلد سوم)

جزء چہارم

خاک

جس طرح حضور ﷺ کا تصرف آب۔ باد۔ آتش میں بطور معجزہ باذن اللہ تھا اس طرح خاک پر بھی تھا۔ فتح مکہ کے بعد غزوہ حنین پیش آیا' گو اس میں مسلمانوں کے ساتھ کثیر لشکر تھا لیکن کچھ مکہ کے نومسلم تھے جو ابھی صبر وضبط کے خوگر نہیں ہوئے تھے' فوج میں زرہ پوش بھی کم تھے اور مقابلہ قبیلہ ہوازن سے پڑا جو تیر اندازی میں کمال رکھتے تھے۔ مسلمان جونہی آگے بڑھے حریف نے ان کو تیروں پر رکھ لیا۔ پہلے ہی حملہ میں مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے۔ لیکن مرکز نبوت اپنی جگہ پر تھا۔ آپ ؐ نے حضرت عباسؓ کو حکم دیا کہ مہاجرین وانصار کو بلاؤ آپ نے انہیں آوازیں دیں' وہ پلٹے تو آپ سواری سے نیچے اترے اور زمین سے ایک مشت خاک اٹھا کر دشمنوں کی طرف پھینکی۔ دفعتہً جنگ کا نقشہ بدل گیا۔ وہ خاک ان کے چہروں اور آنکھوں میں پڑی جس سے ہوازن شکست کھا کر بھاگ نکلے۔ یہ واقعہ صحیح مسلم اور دیگر معتبر روائتوں میں مذکور ہے اور قرآن اس کی گواہی دیتا ہے سورہ توبہ کا ترجمہ ملاحظہ ہو" خدا نے تمہاری نصرت بہت سے مقامات میں کی اور نیز حنین کے دن جب تمہاری کثرت تعداد نے تم کو مغرور بنا دیا تھا تو یہ کثرت تمہارے کچھ کام نہ آئی اور تم پر زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہوگئی۔

پھر پیٹھ پھیر کر پیچھے ہٹے۔ پھر اللہ نے اپنی تسکین اپنے رسولؐ پر اور مومنوں پر نازل کی۔ اور وہ فوجیں اتاریں (فرشتوں کی) جن کو تم نے نہیں دیکھا اور کفر کرنے والوں کو پوری سزا دی۔ (سیرہ النبی جلد سوم صفحہ 609)

2- صحیحین میں حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ ہمارا پیچھا کیا (یعنی سفر ہجرت میں) سراقہ بن مالک نے سو میں نے اسے دیکھ کر کہا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں ایک شخص نے آلیا۔ آپؐ نے فرمایا لاتحزن ان الله معنا مت غم کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر آپؐ نے سراقہ کیلئے بددعا کی۔ سو اس کا گھوڑا پیٹ تک سخت زمین میں دھنس گیا اور اس نے کہا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم دونوں صاحبوں نے میرے لیے بددعا کی ہے اب دعا کرو کہ میں نجات پاؤں۔ اور میں قسم کھاتا ہوں کہ تمہارا پیچھا کرنے والوں کو پھیر دوں گا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کی نجات کیلئے دعا فرمائی سو اس نے نجات پائی

اور واپس لوٹ گیا اور جو کوئی اسے ملتا کہہ دیتا کہ ادھر کوئی نہیں ہے۔ (نشر الطیب 207)

نوٹ:- زمین اور خاک ہم جنس ہیں مفصل واقعہ بخاری و مسلم میں دیکھو۔

اسی سلسلے میں یہاں کچھ ارض مقدس اور خاک اطہر مدینۃ الرسول کے فضائل کا بیان ہو جائے۔

جس شہر کو اللہ جل شانہ نے اپنے پیارے محبوب والئی دو جہاں جناب احمد مجتبے محمد مصطفے ﷺ کی قیام گاہ پسند فرمایا ہو اس کے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہو گی اس کے بعد پھر کسی دوسرے شہر کو اس پر کیا فوقیت ہو سکتی ہے۔ قاضی عیاض

فرماتے ہیں کہ وہ مواقع جو وحی کے نزول کے ساتھ آباد ہوئے ہوں جہاں قرآن پاک نازل ہوتا رہا ہو حضرت جبرئیل و میکائیل بار بار ان میں حاضر ہوتے رہے ہوں۔ ان کی مہک حضورﷺ کے جسم اطہر پر پھیلی ہوئی ہو۔ اللہ کے دین اور اسکے پاک رسول کی سنتیں وہاں سے اس قدر کثیر مقدار میں جاری ہوئی ہوں وہاں فضائل اور برکات و خیرات کے مشاہد ہوں جہاں حضورﷺ کے کھڑے ہونے کے اور چلنے پھرنے کے مقامات ہوں وہ اس قابل ہیں کہ ان میدانوں کی تعظیم کی جائے ان کی خوشبوؤں کو سونگھا جائے۔ ان کے درودیوار کو چوما جائے۔ (شفاء)

یاد رہے کہ حضورﷺ کا اس شہر میں قیام اپنی خواہش اور ارادے سے نہیں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہاں قیام کا حکم کیا گیا تھا۔

حضورﷺ کا ارشاد ہے کہ مجھے ہجرت کی جگہ دکھائی گئی جو ایک شور زمین دو کنکریلی زمینوں کے درمیان ہے۔

انہیں ایام میں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے خواب دیکھا کہ آسمان سے ایک چاند مکہ مکرمہ میں اترا جس کی وجہ سے سارا مکہ روشن ہوگیا پھر وہ چاند آسمان کی طرف چڑھا اور مدینہ طیبہ میں جا اترا جس نے مدینہ کی ساری زمین روشن ہوگئی یہ طویل خواب ہے اس میں آخر میں ہے کہ پھر وہ چاند عائشہ کے گھر میں گیا اور ان کے گھر کی زمین شق ہوگئی جس میں وہ چاند پوشیدہ ہوگیا۔

بعض علماء نے اس کا مطلب ہی یہ لکھا ہے کہ وہ بستی مدینہ منورہ ہے جو ساری بستیوں سے افضل و اعلیٰ ہے اس کی تائید توریت شریف سے بھی ہوتی ہے جس میں فرمان خداوندی ہے یا طابة یا مسكينة انى سارفع اجا جيرك على اجا

جیرا لقریٰ یعنی اے طابہ اے مسکین شہر تیری چھتوں کو ساری بستیوں کی چھتوں پر بلند کروں گا۔

مدینہ طیبہ کی وہ زمین جو حضور اقدس ﷺ کے جسم اطہر سے متصل ہے اس میں کوئی اختلاف علماء میں نہیں ہے وہ بالاتفاق سب علماء کے نزدیک سب جگہوں سے افضل ہے۔ قاضی شفا ابن عساکر وغیرہ حضرات نے اس پر ساری امت کا اتفاق اور اجماع نقل کیا ہے کہ یہ حصہ زمین کا بیت اللہ شریف سے بھی افضل ہے بلکہ قاضی عیاض نے لکھا ہے کہ عرش معلیٰ سے بھی افضل ہے۔ کیونکہ حضور ﷺ کا بدن مبارک بھی اس مٹی سے بنا ہے کیونکہ آدمی جس جگہ دفن ہوتا ہے اسی جگہ کی مٹی سے ابتدا میں وہ پیدا کیا جاتا ہے اسی طرح مذاہب مدینہ میں لکھا ہے کہ یہ اجتماعی مسئلہ ہے کہ جو زمین کا حصہ حضور ﷺ کے جسم اطہر سے ملا ہوا ہے وہ ساری دنیا کی زمین سے افضل ہے حتی کہ کعبے کی زمین سے بھی افضل ہے بلکہ ابن عقیل حنبلی سے منقول ہے کہ وہ جگہ عرش سے بھی افضل ہے بلکہ بعض علماء نے تو اس وجہ سے کہ حضور ﷺ کا بدن مبارک زمین میں ہے اس لیے زمین کو آسمان سے افضل بتایا ہے۔ (فضائل حج مولوی زکریا **202** تا **209**)

علماء ربانی نے یہ بھی لکھا ہے کہ جب تک حضور ﷺ مکہ مکرمہ میں تشریف فرما تھے تو مکہ تمام زمین سے افضل تھا اور جب حضور ﷺ مدینہ طیبہ کی زمین کو یہ بھی خصوصیت حاصل ہے کہ وہ کسی دشمن کی سازش کو بھی گوارا نہیں کرتی ملاحظہ ہو۔ شیخ شمس الدین صوابؒ جو خادمین حرم نبوی کے رئیس تھے کہتے ہیں کہ میرے ایک مخلص رفیق تھے جو امیر مدینہ کے یہاں بہت کثرت سے آتے جاتے تھے اور مجھے بھی جس قسم کے کام پیش آتے انہی کے ذریعے سے امیر تک پہنچاتا تھا ایک دن وہ رفیق میرے پاس

آئے اور کہنے لگے کہ حلب کے رہنے والوں ایک جماعت امیر کے پاس آئی ہے اور بہت سا مال رشوت کا امیر کو اس لیے دیا کہ وہ حضرت شیخینؓ کے مبارک اجسام کو یہاں سے لے جانے پر مدد دے۔ امیر نے اس کو قبول کرلیا۔ (یہ دونوں قسم کے لوگ شیعہ خیال تھے)

شیخ صواب کہتے ہیں کہ یہ خبر سن کر میرے رنج کی انتہا نہ رہی میں انتہائی فکر میں تھا کہ امیر کا قاصد مجھے بلانے آ گیا۔ میں وہاں گیا۔ امیر نے مجھ کو کہا کہ آج رات کو کچھ لوگ مسجد میں آئیں گے تم ان سے تعرض نہ کرنا اور وہ جو کچھ کریں ان کو کرنے دینا تم کسی بات میں دخل نہ دینا۔ میں بہت اچھا کہہ کر چلا آیا مگر سارا دن حجرہ شریف کے پیچھے بیٹھے ہوئے گزر گیا ایک منٹ آنسو نہ تھمتا تھا اور کسی کو خبر نہ تھی کہ مجھ پر کیا گزری عشاء کی نماز سے فراغت پر جب سب لوگ چلے گئے اور ہم نے کواڑ وغیرہ بند کر لیے تو باب السلام سے کہ یہ دروازہ امیر کے گھر کے قریب تھا لوگوں نے دروازہ کھلوایا اور لوگ اندر آنا شروع ہوگئے۔ میں ان کو ایک ایک کر کے چپکے چپکے گن رہا تھا چالیس آدمی اندر داخل ہوئے ان کے ساتھ پھاؤڑے اور ٹوکریاں اور زمین کھودنے کے بہت سے آلات تھے۔ وہ اندر داخل ہوکر حجرہ شریف کی طرف چلے۔ خدا کی قسم منبر تک بھی نہ پہنچے تھے کہ ایک دم ان کو معہ ان کے سارے سازوں کے زمین نگل گئی اور نشان تک بھی پیدا نہ ہوا۔

امیر نے بہت دیر تک ان کا انتظار کر کے مجھے بلا کر پوچھا کہ صواب! وہ لوگ ابھی تک تمہارے یہاں نہیں پہنچے؟ میں نے کہا ہاں آئے تھے اور یہ قصہ ان کے ساتھ گزرا۔ امیر نے کہا دیکھو یہ کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا بالکل ایسا ہی ہوا۔ آپ چلیں وہ جگہ آپ کو بتاؤں جہاں یہ قصہ گزرا۔

امیر نے کہا اچھا بس یہ بات یہیں تک رہے اگر یہ بات کسی اور پر ظاہر کی تو سر اڑا دیا جائے گا۔ (وفا اوّل)

حق سبحانہ تعالی اپنے لطف وکرم سے وہاں کے آداب کی بجا آوری کی توفیق عطا فرما دے اور محض اپنے لطف وکرم سے بے ادبی کے وبال سے محفوظ رکھے۔ (آمین بجاہ النبی الامی الامین) فضائل حج تاج کمپنی **200)**

اب چند فضائل خاک مدینہ کے ہو جائیں:-

علامہ زرقانیؒ نے لکھا ہے کہ حضورﷺ ایک مرتبہ قبیلہ بنوالحارث کے پاس گئے وہ لوگ بیمار تھے۔ حضورﷺ نے فرمایا کیا حال ہے؟ کہنے لگے یارسول اللہﷺ ہم لوگ بخار میں مبتلا ہیں۔ حضورﷺ نے فرمایا۔ ''تمہارے پاس صعیب موجود ہے (یہ مدینہ کی ایک خاص جگہ کا نام ہے جو وادی بطحان میں ہے) انہوں نے عرض کیا کہ حضورؐ صعیب کو کیا کریں؟ فرمایا! اس کی مٹی لے کر پانی میں ڈال کر اس پر یہ دعا پڑھ کر لب ڈالو **بسم الله تراب ارضنا بريق بعضنا شفاء لمريضنا باذن ربنا.** ان حضرات نے اس کا استعمال کیا۔ علامہ سمہوریؒ کہتے ہیں کہ یہ جگہ اب تک موجود ہے لوگ اس کی مٹی بیماروں کے واسطے لاتے ہیں۔ ثابت بن قیسؓ حضورﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مدینہ کا غبار کوڑھ کی بیماری کیلئے شفا ہے۔ (زرقانی)

علامہ قسطلانی نے مذاہب مدینہ میں مدینہ طیبہ کی خصوصیات میں لکھا ہے کہ اس کا غبار جذام اور برص کیلئے خصوصیت سے شفا ہے۔ علامہ زرقانی کہتے ہیں کہ یہ نہ کوئی طبی چیز ہے نہ عقلی چیز۔ لیکن منکر کو نفع نہیں کرتی۔ انہوں نے بعض لوگوں کے حالات بھی لکھے ہیں جن کو برص کی بیماری تھی اور مدینہ پاک کی مٹی ملنے سے وہ اچھے ہو گئے بلکہ علامہ قسطلانی کہتے ہیں یہ خاک مدینہ ہر مرض کی شفاء ہے۔

وفا الوفاء میں حضورﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مدینہ پاک کی مٹی ہر بیماری کا علاج ہے۔

اکثر علماء ربانی نے تجرتۃً لکھا ہے کہ مدینہ طیبہ کی مٹی اوپر والی دعا کے ساتھ طاعون کی گلٹی تک کیلئے نافع ثابت ہوتی ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورﷺ مریض کیلئے فرمایا کرتے تھے **بسم الله تربته ارضنابريقته بعضنا لشفى سقيمنا** (مسلم و ابو داوٗد وغیرھما) (فضائل حج تاج کمپنی **222, 223**)

نوٹ:- اس خاک پاک کو یہ فضلیت حضورﷺ کے جوڑے مبارک کے لگنے سے حاصل ہوئی جن کو پہن کر آپؐ مکہ مکرمہ کے بازاروں میں چلتے تھے۔آپ کے یہاں مٹک مٹک کر چلنے کو اللہ تبارک وتعالی نے قرآن حکیم میں اس طرح بیان کیا ہے۔

لااقسم بهذاالبلد وانت حل بهذاالبلد (اے محبوب تیرے) اس شہر (مکہ) کی قسم۔ کہ آپ اس میں رونق افروز ہیں۔

اللہ عزوجل نے شہر مکہ کی قسم اس لیے نہیں کھائی کہ اس میں بیت اللہ شریف یا حجر اسود ہے۔ نہ اس لیے کہ اس میں مقام ابراھیم یا زمزم شریف ہے نہ اس لیے کہ اس میں صفا مروہ یا جبل ابوقبیس ہے۔ بلکہ اس لیے فرمائی کہ آپؐ اس میں چلتے پھرتے بھی ہیں اور اس کی سرزمین نے تو آپؐ کے قدموں کو چوما ہے اور آپؐ کے قدموں سے لگنے والی خاک اس قابل ہوئی کہ قرآن نے بھی خاک گزر کی قسم کھائی ہے۔

کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم   اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

واٰخردعوانا عن الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيدنا محمد علىٰ اٰلهٖ وصحبهٖ اجمعين

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

دُعا

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حُسنِ مصطفٰے کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
انکے پیارے منہ کی صُبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیّدِ بے سایہ کے ظلِّ لوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
ان تبسّم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رُلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجٰے کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بیباکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پلصراط
آفتابِ ہاشمی نورُ الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
رَبِّ سَلِّمْ کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمین رَبَّنَا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دَولتِ بیدارِ عشقِ مصطفٰے کا ساتھ ہو